ماہنامہ

احمدیہ گزٹ

کینیڈا

مارچ 2024ء

میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

(کلام سیّدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ آ گیا

سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

”آج مسلمان اگر اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ جو مسیح و مہدی آنے والا تھا وہ آ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حقیقی عاشق اور غلامِ صادق بھی یہی ہے اور اس کی بیعت میں آنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے بموجب ضروری ہے اور کامل وفا کے ساتھ اس کی بیعت میں شامل ہو جائیں تو مسلمان ان کو ماننے کے بعد دنیا میں اپنی برتری منوا سکتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنے والے بن سکتے ہیں ورنہ یہی ان کا حال رہنا ہے جو ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو عقل اور سمجھ دے۔“

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ مارچ 2023ء۔ مطبوعہ روزنامہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 14/ اپریل 2023ء، صفحہ 7)

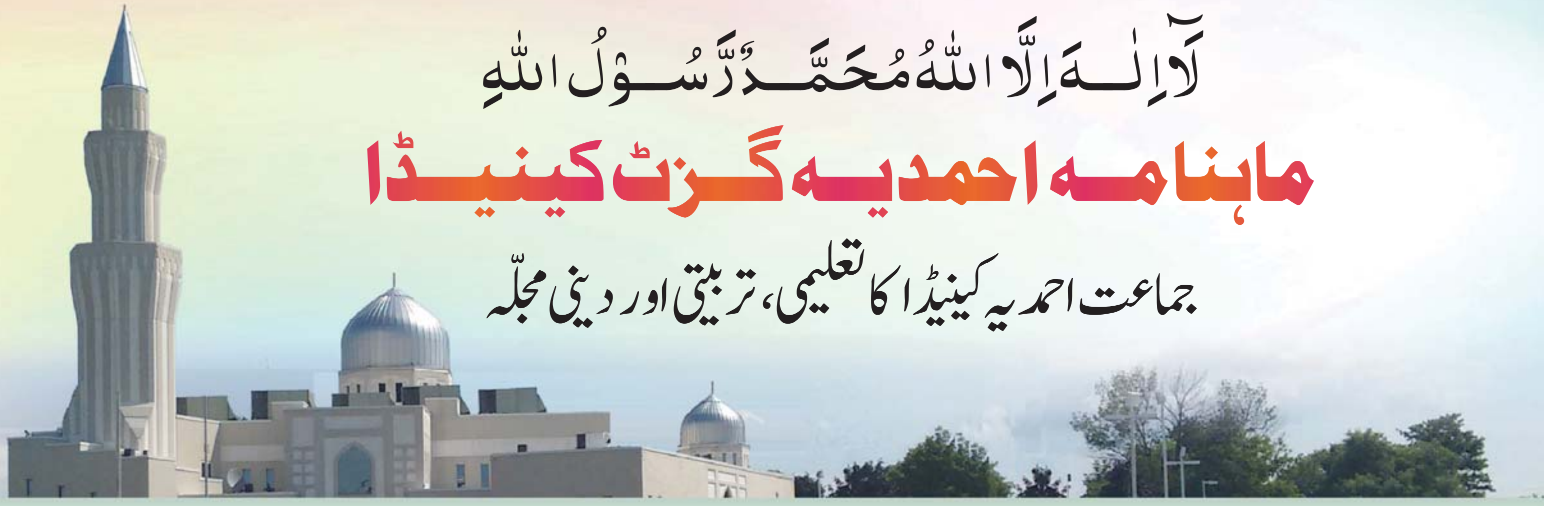

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

ماہنامہ احمدیہ گزٹ کینیڈا

جماعت احمدیہ کینیڈا کا تعلیمی، تربیتی اور دینی مجلّہ

مارچ 2024ء : شعبان، رمضان 1445 ہجری قمری : امان 1403 ہجری شمسی : جلد 53 : شمارہ 3

نگران

ملک لال خان
امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

مدیرِ اعلیٰ

مولانا ہادی علی چوہدری

مدیران

ہدایت اللہ ہادیؔ
فرحان احمد حمزہ قریشی

معاون مدیران

شفیق اللہ، منیب احمد، محمد موسیٰ
اور حافظ مجیب الرحمٰن احمد

نمائندہ خصوصی

محمد اکرم یوسف

معاونین

غلام احمد عابدؔ اور دیگر معاونین

تزئین وزیبائش اور سرورق

شفیق اللہ، منیب احمد اور انوشہ منور

مینیجر

مبشر احمد خالدؔ

فہرست مضامین

- ★ قرآنِ مجید اور حدیث النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم — 2
- ★ ارشادات حضرت اقدس مسیحِ موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام — 3
- ★ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطباتِ جمعہ کے خلاصہ جات — 4
- ★ صدقۃ الفطر از حضرت میر محمد اسحاق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم مبارک سے — 12
- ★ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت ذوالقرنین از مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب — 15
- ★ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق رسول ﷺ از محترمہ افشاں مبشر صاحبہ — 19
- ★ رمضان المبارک کی اہمیت و برکات از مکرم حافظ علی مرتضیٰ صاحب — 22
- ★ رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک از مکرم خالد محمود نعیم صاحب — 24
- ★ مجلس شوریٰ: اہمیت، نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں اور فرائض از مکرم پروفیسر آصف احمد خاں صاحب — 25
- ★ مصنوعی ذہانت: شعبہ صنعت وتجارت کینیڈا کا معلوماتی جائزہ از مکرم محمد اکرم یوسف صاحب — 29
- ★ مرحومہ سلیمہ بیگم بھٹی صاحبہ کا ذکرِ خیر از مکرم رشید احمد بھٹی صاحب — 33
- ★ بعض دیگر مضامین، منظوم کلام اور اعلانات — 36
- ★ تصاویر : بشیر ناصر، اسد سعید اور بعض دیگر احباب

رابطہ www.ahmadiyyagazette.ca Tel:905-303-4000 Ext:2241 editor@ahmadiyyagazette.ca

قرآنِ مجید

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ ۝ وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝
وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝ وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ۝ (سورۃ التکویر 6-2:81)

جب سورج لپیٹ دیا جائے گا۔ اور جب ستارے ماند پڑ جائیں گے۔ اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔ اور جب دس ماہ کی گابھن اُونٹنیاں بغیر کسی نگرانی کے چھوڑ دی جائیں گی۔ اور جب وحشی اکٹھے کئے جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ وَّبَارِكْ وَسَلِّمْ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ " وَاللهِ لَيَنْزِلَنَّ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا عَادِلاً فَلَيَكْسِرَنَّ الصَّلِيبَ وَلَيَقْتُلَنَّ الْخِنْزِيرَ وَلَيَضَعَنَّ الْجِزْيَةَ وَلَتُتْرَكَنَّ الْقِلاَصُ فَلاَ يُسْعَى عَلَيْهَا وَلَتَذْهَبَنَّ الشَّحْنَاءُ وَالتَّبَاغُضُ وَالتَّحَاسُدُ وَلَيَدْعُوَنَّ إِلَى الْمَالِ فَلاَ يَقْبَلُهُ أَحَدٌ ."

(صَحِيح مُسْلِم، كِتَابُ الْإِيْمَان ، باب نُزُولِ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ حَاكِمًا بِشَرِيعَةِ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ ﷺ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم ابنِ مریم حَکم عَدل کی حیثیت سے ضرور نازل ہوں گے اور وہ لازماً صلیب توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کر دیں گے اور جزیہ موقوف کر دیں گے اور جوان اونٹنیاں چھوڑ دی جائیں گی اور ان پر (سوار ہو کر) دوڑایا نہیں جائے گا اور دشمنی اور باہمی بغض اور حسد جاتے رہیں گے اور وہ مال کی طرف بلائے گا مگر کوئی اس کو قبول نہیں کرے گا۔ (صحیح مسلم۔ جلد اوّل، مطبوعہ نور فاؤنڈیشن 2008ء، صفحہ 148۔149)

حدیث النبی ﷺ

Designed by Freepik

خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا

”اے حق کے بھوکو اور پیاسو! سن لو کہ یہ وہ دن ہیں جن کا ابتدا سے وعدہ تھا۔ خدا ان قصوں کو بہت لمبا نہیں کرے گا اور جس طرح تم دیکھتے ہو کہ جب ایک بلند مینار پر چراغ رکھا جائے تو دور دور تک اس کی روشنی پھیل جاتی ہے اور یا جب آسمان کے ایک طرف بجلی چمکتی ہے تو سب طرفیں ساتھ ہی روشن ہو جاتی ہیں۔ ایسا ہی ان دنوں میں ہو گا کیونکہ خدا نے اپنی اس پیشگوئی کے پورا کرنے کے لئے کہ مسیح کی منادی بجلی کی طرح دنیا میں پھر جائے گی یا بلند مینار کے چراغ کی طرح دنیا کے چار گوشوں میں پھیلے گی زمین پر ہر ایک سامان مہیا کر دیا ہے اور ریل اور تار اور اگن بوٹ اور ڈاک کے احسن انتظاموں اور سیر و سیاحت کے سہل طریقوں کو کامل طور پر جاری فرما دیا ہے۔...

سو شکر کرو کہ آسمان پر نور پھیلانے کے لئے طیاریاں ہیں۔ زمین میں زمینی برکات کا ایک جوش ہے یعنی سفر اور حضر میں اور ہر ایک بات میں وہ آرام تم دیکھ رہے ہو جو تمہارے باپ دادوں نے نہیں دیکھے گویا دنیا نئی ہو گئی بے بہار کے میوے ایک ہی وقت میں مل سکتے ہیں۔ چھ مہینے کا سفر چند روز میں ہو سکتا ہے۔ ہزاروں کوسوں کی خبریں ایک ساعت میں آ سکتی ہیں ہر ایک کام کی سہولت کے لئے مشینیں اور کلیں موجود ہیں۔ اگر چاہو تو ریل میں یوں سفر کر سکتے ہو جیسے گھر کے ایک بستان سرائے میں۔ پس کیا زمین پر ایک انقلاب نہیں آیا؟ پس جبکہ زمین میں ایک اعجوبہ نما انقلاب پیدا ہو گیا اس لئے خدائے قادر چاہتا ہے کہ آسمان میں بھی ایک اعجوبہ نما انقلاب پیدا ہو جائے اور یہ دونوں مسیح کے زمانہ کی نشانیاں ہیں۔“

(گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ روحانی خزائن، جلد 17، صفحہ 15۔16)

Designed by Freepik

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

کے ارشاد فرمودہ خطباتِ جمعہ دسمبر 2023ء کے خلاصہ جات

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ یکم ردسمبر 2023ء

حالت جنگ میں سرورِ کونین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسوۂ حسنہ

جنگی قیدیوں سے حسن سلوک کی وجہ یہ تھی کہ آپؐ کی کسی سے ذاتی دشمنی نہیں تھی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے دین کو مٹانے والوں کے خلاف جنگ تھی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے اصول و قواعد مقرر فرمائے۔ معاہدوں کا پاس بھی کیا اور ان چیزوں پر انتہائی درجہ تک عمل بھی کیا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قرآن کریم کے احکام کی عملی تفسیر تھی۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ یکم ردسمبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے غزوات میں آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسوہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جنگ بدر کے بعد قیدیوں کو کس طرح سہولتیں دی گئیں ان کا ذکر کیا جا چکا ہے کہ خود قیدی کہتے ہیں کہ کس طرح ان کا خیال رکھا گیا، جب انہیں چھوڑنے کی بات ہوئی آسان فدیہ پر انہیں چھوڑا گیا۔ ان سے جنگ بھی صرف اس لئے تھی کہ وہ اللہ کے دین کو پھیلنے سے روکنا چاہتے تھے۔ پھر جنگ کے بھی اصول بنائے، اور عدل و انصاف اور امن کا قیام بنیادی اصول بیان کئے گئے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ ۡ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ۡ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝

(سورۃ المائدہ 9:5)

ترجمہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا اسوہ اس تعلیم کی روشنی میں ہر پہلو پر حاوی اور اس کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا تھا۔ غزوہ احد کے حوالہ سے آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے اسوہ کا ذکر فرمایا۔ یہ غزوہ معرکہ بدر کے ایک سال بعد 15 شوال 3 ہجری بروز ہفتہ پیش آیا۔ احد مدینہ منورہ سے تقریباً 3 میل کے فاصلہ پر ہے اور آج کل مدینہ منورہ کی آبادی اس پہاڑ تک پھیل گئی ہے، اس پہاڑی کا رنگ سرخی مائل ہے۔

اس غزوہ کا سبب بدر میں قریش کی شکست کے بعد ان کے سرکردہ لوگوں کا محمد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے خلاف جنگ لڑنے کے لئے باقاعدہ مال دینا اور جنگ کے لئے لشکر تیار کرنا تھا، مال کا نفع 50 ہزار دینار اس جنگ کے لئے دے دیا گیا۔ اس کے علاوہ تجارتی راستہ کی بندش، غزوات اور سرایہ میں شکست، بدر میں سردارانِ مکہ کا قتل، اور 70 مشرکین کی گرفتاری جیسے امور ان کی شہرت اور معاشی حالت پر بدنما داغ تھے جسے وہ دھونا چاہتے تھے، تا اپنی ساکھ قائم رکھ

سکیں۔انہوں نے اپنے رنج وغم اور بھڑکتے ہوئے غضب میں انتقام کا فیصلہ کیا۔ابوسفیان اپنی انا کی خاطر مسلمانوں کے خلاف بڑی جنگ لڑنا چاہتا تھا۔

جنگ کے لئے قریش تیاری کرتے رہے اور گردونواح کے قبیلوں کو بھی جنگ کے لئے اُبھارتے رہے،شعراء جاکر قبائل کو اُکساتے اور ساتھ ملنے کی دعوت دیتے۔حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو کہ ابھی مکہ معظّمہ میں ہی تھے انہوں نے ایک خط کے ذریعہ آنحضرت ﷺ تک اس جنگ کی تیاری کی خبر پہنچا دی تھی۔حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو یہ خط پڑھ کر سنایا،ایک روایت کے مطابق آنحضرت ﷺ نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر جاکر اس خط کا ذکر کیا اور اس خبر کو پوشیدہ رکھنے کا کہا۔آنحضرت ﷺ نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مکہ معظّمہ میں رہنے کی تلقین کی،حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ تفصیلی خط لکھ کر آنحضرت ﷺ کو جنگی تیاریوں سے خبردار کر دیا کرتے تھے۔

قریش کے لشکر کی سرداری ابوسفیان کر رہا تھا،تین ہزار جنگجو افراد مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ پر حملہ کے لئے نکلے،قریش نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جنگ پر آمادہ کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے عذر کر دیا۔قریش کی بعض عورتیں بھی اس جنگ میں شامل ہوئیں۔ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے قریش کو مزید بھڑکایا اور 15 عورتوں کو لشکر میں شامل کرلیا۔ہند بنت عتبہ ابن ربیعہ نے وحشی کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کرنے کے لئے تیار کیا۔

امر بن سالم نے آنحضرت ﷺ کو لشکرِ کفار کی چڑھائی کی خبر دی جس کی خبر ابوسفیان کو پہنچ گئی،جس پر صفوان بن امیہ نے اس سے کہا کہ ہم جنگی طاقت میں مسلمانوں سے بڑھ کر ہیں۔ہند بن عتبہ ابن ربیعہ نے راستہ میں آنحضرت ﷺ کی والدہ کی قبر کھود کر بے حرمتی کرنے کی رائے دی لیکن دیگر قریش نے اس رائے کو ماننے سے منع کر دیا۔

مدینہ منورہ میں اس وقت 1500 مسلمان تھے،حضرت حباب بن منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کفار کے لشکر کا جائزہ لیا اور واپس آکر آنحضرت ﷺ کو مطلع کیا۔مدینہ منورہ کے صرف شمال سے حملہ ہوسکتا تھا اسی طرف قریش نے پڑاؤ ڈالا۔لشکر کی آمد کی خبر مدینہ منورہ میں پھیل چکی تھی اگرچہ کفار کے لشکر کی کیفیت صحابہؓ پر واضح نہ کی گئی۔

کفار سے جنگ کے لئے آنحضرت ﷺ نے مشاورت کے لئے صحابہؓ کو بلایا،اپنے خواب کا ذکر کیا اور اس کی وضاحت کی۔اور مشورہ طلب کیا کہ مدینہ منورہ میں ٹھہر کر ان سے مقابلہ کیا جائے تاکہ طریقہ سے ان سے لڑا جائے،اکابر صحابہؓ نے بھی یہی رائے دی لیکن بعض جوشیلے نوجوان صحابہ جو غزوہ بدر میں شامل نہ ہوئے تھے انہوں نے کہا کہ آج ہم کثیر تعداد میں ہیں ہمیں مدینہ منورہ سے باہر جاکر ان سے لڑنا چاہیے۔حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی قسم کھائی کہ وہ اس وقت تک کھانا نہ کھائیں گے جب تک وہ مدینہ سے باہر نکل کر قریش سے جنگ نہ لڑلیں اور پھر روزہ کی حالت میں ہی ان کی شہادت ہوئی۔

جمعہ کی نماز کے بعد صحابہ کو اس جنگ میں شامل ہونے کی تلقین کی گئی،باقی تفصیلات ان شاءاللہ آئندہ بیان ہوگی۔

فلسطین کے متعلق دعا کی تحریک

فلسطین کے متعلق دعا جاری رکھنے کا حکم دیتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ جنگ بندی کے بعد ان پر پھر ظلم ہوں گے،بڑی طاقتوں کے ان کے خلاف بڑے خطرناک ارادے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے حال پر رحم کرے۔آمین!

کلام امام الزمان علیہ الصلاۃ والسلام

آخری دنوں میں ... دنیا میں بڑا تفرقہ پھیل جائے گا... اور جب یہ باتیں کمال کو پہنچ جائیں گی تب خدا آسمان سے اپنی قرنا میں آواز پھونک دے گا یعنی مسیح موعود کے ذریعہ سے جو اس کی قرنا ہے ایک ایسی آواز دنیا کو پہنچائے گا جو اس آواز کے سننے سے سعادت مند لوگ ایک ہی مذہب پر اکٹھے ہوجائیں گے اور تفرقہ دور ہوجائے گا اور مختلف قومیں دنیا کی ایک ہی قوم بن جائیں گی۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن، جلد 23، صفحہ 84-83)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 8/ دسمبر 2023ء

غزوۂ احد پر روانگی کے دوران پیش آنے والے واقعات کا تذکرہ

نبی کے لیے یہ جائز نہیں کہ ہتھیار لگانے کے بعد اس وقت تک انہیں اتارے جب تک اللہ اس کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔

حضور ﷺ نے کفار کے بالمقابل یہود کی مدد لینے سے انکار کرتے ہوئے انہیں جنگ میں شرکت سے روک دیا۔

مسلمان ممالک جب تک ایک ہو کر جنگ بندی کی کوشش نہیں کریں گے، ان متفرق کوششوں کا کوئی فائدہ نہیں۔

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 8/ دسمبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ خطبہ جمعہ میں جنگِ احد کا ذکر کیا تھا اسی ذکر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کے متعلق فرمایا کہ بدر کی جنگ کے بعد میدان سے بھاگتے ہوئے کفار نے یہ اعلان کیا تھا کہ وہ اگلے سال پھر آئیں گے، کسی کو اپنے مردوں پر رونے نہ دیا گیا، تجارتوں کا منافع جنگ کی تیاری کے لئے اکٹھا کیا جانے لگا۔

آنحضرت ﷺ کی یہی رائے تھی کہ مدینہ میں رہ کر جنگ لڑی جائے اور دشمن کی پہل کا انتظار کیا جائے، مگر جوان صحابہؓ نے جو بدر کی جنگ میں شامل نہ ہوئے تھے انہوں نے اس کے برعکس رائے دی اور انہوں نے اصرار کیا کہ ہمیں شہادت سے کیوں محروم رکھا جاتا ہے۔

مشورہ کے وقت آنحضرت ﷺ نے اپنی ایک خواب کا بھی ذکر کیا، جس کی تعبیر آپؐ نے یوں فرمائی کہ گائے کے ذبح ہونے سے مراد میرے کچھ اصحاب کا شہید ہونا ہے، تلوار کے سرے کے ٹوٹنے سے یہ مراد لگتی ہے کہ میرے عزیزوں میں سے کوئی شہید ہوگا یا پھر مجھے ہی کوئی تکلیف پہنچے گی، اور زرہ کے اندر ہاتھ ڈالنے کی تعبیر میں یہ سمجھتا ہوں کہ ہمارا مدینہ میں ٹھہرنا زیادہ مناسب ہے، اور مینڈھے پر سوار ہونے کی تعبیر یہ معلوم ہوتی ہے کہ کفار کے لشکر کے سرداروں پر ہم غالب آئیں گے، یعنی وہ مسلمانوں کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔ خواب میں مسلمانوں کا مدینہ میں رہنا واضح تھا، لیکن چونکہ اس خواب کی تعبیر آنحضرت ﷺ نے خود کی تھی الہامی نہ تھی اس لئے آپؐ نے اکثریت کے مشورہ کو ترجیح دی۔

آنحضرت ﷺ نے جمعہ کی نماز کے بعد لوگوں کو وعظ فرمایا اور جنگ کے متعلق حکم دیا، عصر کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضرت ﷺ کو عمامہ اور جنگی لباس پہنایا، بعض انصار صحابہ نے جوان صحابہؓ کو سمجھانے کی کوشش کی کہ انہوں نے آنحضرت ﷺ کو مدینہ سے باہر جنگ لڑنے پر مجبور کیا ہے۔ آپؐ نے دوہری زرہ پہنی ہوئی تھیں، ذات الفضول اور فضہ نامی زرہیں تھیں، ذات الفضول آنحضرت ﷺ کو غزوہ بدر کے وقت حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھیجی تھی، یہی زرہ آنحضرت ﷺ کے انتقال کے وقت ایک یہودی کے پاس رہن رکھی ہوئی تھی جسے بعد میں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رقم دے کر چھڑوایا۔

آنحضرت ﷺ جنگ کے لئے تیار ہو کر باہر آئے، تو آپؐ کو مالک بن عمرو نجاری رضی اللہ تعالیٰ کی وفات کی خبر دی گئی تو آنحضرت ﷺ نے پہلے ان کا جنازہ پڑھایا، اس کے بعد لوگوں نے کہا کہ ہمارا یہ مقصد نہ تھا کہ آنحضرت ﷺ کے فیصلہ کے خلاف مشورہ دیں، ایک روایت کے مطابق یہ بھی کہا کہ اگر آنحضرت ﷺ شہر سے باہر جا کر مقابلہ پسند نہیں فرماتے تو یہیں رہتے ہیں، جس پر آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ نبی کے لئے یہ بات جائز نہیں کہ ہتھیار لگانے کے بعد اس وقت تک انہیں اُتارے جب تک اللہ تعالیٰ اس کے اور اس کے دشمنوں کے درمیان فیصلہ نہ فرما دے۔ پس اب اللہ کا نام لے کر چلو اور اگر تم نے صبر سے کام لیا تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کی نصرت تمہارے ساتھ ہوگی۔

آنحضرت ﷺ ایک ہزار کے لشکر کو لے کر مدینہ سے نکلے۔ اور مدینہ میں نماز کے لئے ابنِ اُمِ مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنا نائب مقرر فرمایا۔ احد کے دن مسلمانوں کے پاس دو گھوڑے تھے ایک آنحضرت ﷺ کے پاس اور دوسرا حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا۔ لشکر میں 100 زرہ پوش

تھے۔ رات میں آنحضرت ﷺ نے خواب میں دیکھا کہ فرشتے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غسل دے رہے ہیں۔

شوط کے مقام پر نمازِ فجر ادا کی گئی ۔ وہیں عبداللہ بن ابی بن سلول اپنے 300 ساتھی منافقوں کو ساتھ لے کر یہ کہتے ہوئے لشکر سے علیحدہ ہوگیا کہ یہ اب کوئی لڑائی نہیں بلکہ ہلاکت کی طرف جانا ہے ۔ اس کے بعد مسلمانوں کے لشکر کی تعداد 700 رہ گئی تھی۔

احد کے میدان میں اس طرح پڑاؤ ڈالا گیا کہ احد پہاڑ لشکر کی پشت پر اور مدینہ سامنے کی جانب تھا، فجر کے بعد آنحضرت ﷺ نے لوگوں سے مخاطب ہوکر صبر اور اطاعت کی تلقین کی اور دیگر نصائح بھی فرمائیں۔ پاک رزق کی تلاش اور حرام سے بچنے کی تاکید کی۔

حضور انور نے فرمایا جنگ کی دیگر تفصیل ان شاءاللہ آئندہ بیان ہوں گی۔

فلسطین کے لئے دعا کی مکرر یاددہانی

فلسطین کے لوگوں کے لئے دعا کی یاددہانی کرواتے ہوئے حضورِ انور نے جنگی حالات کا ذکر کیا، امریکی شہری جنگ بندی کی آواز اُٹھا رہے ہیں، اللہ تعالیٰ مسلمانوں میں بھی وحدت پیدا فرمائے، جب مسلمان کو مسلمان کی جان کی فکر نہیں تو دشمن کو کیا ہوگی، اللہ تعالیٰ مسلمانوں پر رحم فرمائے، دعا کریں اور اپنے حلقۂ احباب میں بھی اس آواز کو اُٹھائیں۔ اللہ تعالیٰ معصوموں کو ظلم سے بچالے، آمین!

نماز جنازہ ہائے غائب

آخر پر حضورِ انور نے دو مرحومین کا ذکرِ خیر فرمایا۔ جن کی نماز جنازہ نماز جمعہ کے بعد ادا کی گئی ۔ پہلا ذکر تھا محترمہ مسعودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم مولانا عبدالحکیم اکمل صاحب مرحوم مربی سلسلہ ہالینڈ کا، مرحومہ، ہالینڈ میں لجنہ اماءاللہ کے قیام میں پیش پیش تھیں، آپ ہالینڈ کی پہلی صدر لجنہ تھیں۔ دوسرا ذکر ماسٹر عبدالمجید صاحب (واقفِ زندگی) کینیڈا کا تھا۔ اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو ان کی نیک خوبیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

*****

خلاصہ خطبہ جمعہ 15/ دسمبر 2023ء

غزوۂ احد کے حالات وواقعات کا تذکرہ نیز فلسطین کے معصوموں کے لیے دعا کی مکرّر تحریک

جنگِ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگی حکمت عملی ایسی بہترین اور نفیس تھی جو آپؐ کی فوجی قیادت کی غیر معمولی صلاحیت کا ثبوت ہے

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 15/ دسمبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ، تسمیہ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے غزوہ احد کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ احد کا پہاڑ مسلمانوں کے لشکر کے پیچھے تھا جس سے لشکر پشت کے پیچھے تھا جس سے لشکر پشت کے حملہ سے محفوظ تھا، البتہ ایک پہاڑی درّہ تھا جہاں سے دشمن حملہ کرسکتا تھا اس نزاکت کو سمجھتے ہوئے آپؐ نے پچاس تیر اندازوں پر مشتمل دستے پر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر منتخب کیا اور انہیں درّے پر متعین فرمایا، اور نصیحت کی کہ اگر تم دیکھو کہ پرندے ہمیں اچک رہے ہیں یا ہم نے دشمن قوم کو شکست دے دی، تم اپنی جگہ سے نہ ہٹنا، یہاں تک کہ میں تمہیں پیغام بھیجوں۔

ایک مصنف آنحضرت ﷺ کی عسکری قیادت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے کوئی کمانڈر چاہے کتنا ہی ذہین وفطین کیوں نہ ہو آپؐ سے زیادہ باریک بیں، نفیس اور باحکمت منصوبہ بندی تیار نہیں کرسکتا، کیونکہ آپؐ احد کے دن اگرچہ دشمن کے میدان میں اُترے لیکن آپؐ نے جنگی نقطۂ نظر سے وہ مقام چُنا تھا جو سب سے بہترین مقام تھا، پہاڑ کی اوٹ میں پُشت اور دائیاں باز ومحفوظ تھا، اور پڑاؤ کے لئے بلند مقام کا فیصلہ فرمایا۔ جب کہ دشمن کو نشیب کی طرف کھلے میدان میں رہنے پر مجبور کر دیا۔ بائیں طرف درّے پر تیر انداز متعین تھے۔

مسلمانوں کا لشکر کفار کے مقابلہ پر تعداد اور اسلحہ کے لحاظ سے کمزور تھا،

طلحہ بن ابی طلحہ نے قریش کا جھنڈا اٹھایا ہوا تھا ، آنحضرت ﷺ نے اسی قبیلہ (بنو دار) سے تعلق رکھنے والے حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جھنڈا دیا۔لشکر کے دائیں اور بائیں انصار تھے ، درمیان میں آنحضرت ﷺ مہاجرین کے ساتھ صف بند تھے۔دوسری جانب ابوسفیان اور قریش کی عورتیں، کفار کو جنگ کے لئے اُبھار رہی تھیں۔

جنگ کی ابتداء ابو عامر فاسق نے کی ، وہ مدینہ سے بھاگ کر مکہ چلا گیا تھا اور قبیلہ اوس کو اپنی طرف بلانے کی کوشش کی جس پر انصار نے اسے فاسق کہہ کر بلایا، ابو عامر کے بیٹے حضرت حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے اپنے باپ کو قتل کرنے کی اجازت چاہی لیکن آنحضرت ﷺ نے انہیں منع کر دیا۔

ابو عامر کے بعد ایک کافر نے باہر نکل کر مبارزت طلب کی جس پر حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کی طرف سے آگے بڑھے اور مڈھ بھیڑ کے بعد اس مشرک کو قتل کر دیا جس پر آنحضرت ﷺ نے حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کی اور فرمایا کہ ہر نبی کا ایک حواری ہوتا ہے میرا حواری زبیرؓ ہے۔

ہندہ قریش کے لشکر کو شعر بول بول کر جوش دلا رہی تھی، آنحضرت ﷺ اس کے مقابل پر دعا کرتے رہے، باقاعدہ جنگ شروع ہوگئی، مسلمانوں نے خوب مقابلہ کیا،قریش کے گھوڑ سواروں نے تین بار حملہ کی کوشش کی لیکن تیراندازوں کی وجہ سے آگے نہ بڑھ سکے۔حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مشرکین کے علمبردار کے مقابلہ پر نکلے اور اسے قتل کر دیا، پھر اس کے بھائی نے پرچم پکڑ لیا جسے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قتل کر دیا۔ اسی طرح اور لوگ پرچم پکڑتے گئے اور مسلمان انہیں قتل کرتے چلے گئے۔طلحہ بن ابی طلحہ کے چار بیٹے اسی طرح وہیں پرچم سنبھالتے قتل ہوئے۔سب علمبرداروں کے قتل پر قریش بھاگنا شروع ہوگئے،مسلمان ان کی صفوں میں داخل ہوگئے اور مال غنیمت سمیٹنے لگے۔

درّہ پر موجود مسلمانوں نے جب دشمن کو بھاگتے دیکھا تو ان میں سے بعض نافرمانی کرتے ہوئے میدانِ جنگ میں کود پڑے۔جس کے بعد انہوں نے اس نافرمانی کے نتائج بھی دیکھے۔

پھر حضورانور نے غزوہ میں حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت ﷺ کی تلوار دیئے جانے کا ذکر کیا۔بہت سے صحابہ نے اس تلوار کی چاہت کی مگر آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دی،اور اس کا حق ادا کرنے کا کہا،حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے کوئی کافر نہ ٹھہرا یہاں تک کہ وہ لشکر کو چیرتے ہوئے لشکر کے پیچھے عورتوں تک پہنچ گئے، وہاں ہندہ پر تلوار اُٹھائی جس پر اس نے کفار کو بلایا ، مگر کوئی آگے نہ آیا۔لیکن حضرت ابو دجانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خود ہی تلوار نیچے کر لی اور کہا کہ میں نے مناسب نہیں سمجھا کہ آنحضرت ﷺ کی تلوار ایک کمزور عورت پر چلاؤں۔

فلسطین کے لئے دعا کی یاد دہانی

فلسطین کے لوگوں کے لئے دعا کی یاددہانی کرواتے ہوئے حضورِ انور نے فرمایا کہ فلسطینیوں کے لئے دعا کرتے رہیں۔ اللہ ظالموں کی پکڑ کے سامان کرے اور فلسطینیوں کو ظلم سے بچائے، مسلمان ممالک کو بھی عقل اور سمجھ دے کہ ان کی آواز ایک ہو اور وہ اپنے مسلمان بھائیوں کے لئے ان کا حق ادا کرنے کے لئے کوشش کرنے والے ہوں۔ آمین!

کلام امام الزمان علیہ الصلاۃ والسلام

ہمارا یہ اصول ہے کہ کُل بنی نوع کی ہمدردی کرو۔ اگر ایک شخص ایک ہمسایہ ہندو کو دیکھتا ہے کہ اس کے گھر میں آگ لگ گئی اور یہ نہیں اٹھتا کہ تا آگ بجھانے میں مدد دے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ مجھ سے نہیں ہے۔ اگر ایک شخص ہمارے مریدوں میں سے دیکھتا ہے کہ ایک عیسائی کو کوئی قتل کرتا ہے اور وہ اس کے چھڑانے کیلئے مدد نہیں کرتا تو میں تمہیں بالکل درست کہتا ہوں کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (سراج منیر، روحانی خزائن جلد 12 صفحہ 28)

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 22/دسمبر 2023ء

غزوۂ احد کے حالات وواقعات کا تذکرہ نیز فلسطین کے معصوموں کے لیے دعا کی مکرّر تحریک

صحابہؓ کے متعلق یہ کہنا یا سوچنا بھی ان کی شان کے خلاف ہے کہ انہیں مالِ غنیمت کی پڑی ہوتی تھی وہ تو اپنے بیوی بچے اپنا مال حتیٰ کہ اپنی جان تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نچھاور کر چکے تھے

سیّدنا امیرالمومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22/دسمبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبات میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے غزوہ احد کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ عام جنگ میں مسلمانوں نے کافروں کو بہت نقصان پہنچایا اور وہ بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکیدی حکم کے باوجود جب درّے کی حفاظت پر مامور اکثریت نے درّہ خالی کر دیا تو دشمن نے اس طرف سے حملہ کیا اور مسلمانوں کو شدید نقصان پہنچایا۔ پھر ان حالات کی تفصیل بیان کی گئی۔

حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کے بعض ساتھی جن کی تعداد 10 کے قریب ہوگئی تھی وہ درّہ پر باقی رہ گئے۔ باقی اپنے امیر کی بات نہ مانتے ہوئے درّہ سے نیچے آگئے، سورۃ آلِ عمران کی آیت 153 کی تفسیر لکھتے ہوئے اور علاوہ ازیں بھی اکثر مفسرین یہی لکھتے ہیں کہ صحابہؓ نے مالِ غنیمت اکٹھا کرنے کے لئے درّہ چھوڑا تھا۔

لیکن صحابہ کے متعلق یہ بات ٹھیک نہیں لگتی، وہ تو اپنے مال و اموال اللہ کی راہ میں لٹانے والے تھے، نیز یہ جنگیں مالِ غنیمت پانے کی خاطر نہیں لڑی جارہی تھیں، صحابہؓ تو شہادت کا جذبہ لے کر نکلے تھے۔ معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس جنگ کی فتح کی خوشی میں اُترے تھے، اور عملاً جہاد میں شامل ہونے کی خواہش سے میدانِ جنگ میں اُترے تھے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اس بارہ میں کچھ غیر مطبوعہ نوٹس ملے ہیں، جن میں انہوں نے اس آیت کی تفسیر کی ہے، مالِ غنیمت کی خواہش کی تو ضرورت ہی نہ تھی کیونکہ غزوۂ بدر کے بعد تو ان صحابہ کو بھی مالِ غنیمت دیا گیا تھا جو جنگ میں شامل تک نہ ہوئے، لیکن ان صحابہ کی یہ غلطی تھی کہ انہوں نے حکم کی تعمیل نہ کی اور وقتی فتح پر نظر رکھتے ہوئے جہاد میں اُتر آئے، اور اس فتح کی خوشی میں شامل ہونے کے لئے اُترے۔ جب کہ ان کے امیر حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس وقتی فتح کو چھوڑ کر آنحضرت ﷺ کی اس رضامندی کو چاہ رہے تھے جو آپؐ کے حکم کی تعمیل میں تھی۔

خالد بن ولید جو اس وقت تک مسلمان نہ ہوئے تھے انہوں نے درّہ کو خالی دیکھ کر پہاڑی پر حملہ کر کے وہاں پر موجود صحابہ کو شہید کر دیا اور پھر میدان میں موجود مسلمانوں پر بے خبری کی حالت میں حملہ کر دیا، مسلمان بے ترتیب ہوگئے اور ادھر اُدھر بھاگنے لگے، قریش کا جھنڈا پھر سے بلند ہوتا دیکھنے پر بھاگتے ہوئے کفار واپس میدانِ جنگ میں اکٹھے ہوگئے، مسلمانوں کی فتح شکست کی حالت میں بدل چکی تھی، بہت سے مسلمان شہید ہوئے۔

اِسی جنگ میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت بھی ہوئی، وہ آنحضرت ﷺ کے چچا اور رضاعی بھائی تھے، وہ نہایت بہادری سے لڑ رہے تھے مگر دشمن ان کی تاک میں تھا، جبیر بن مطعم انتقام میں اپنے غلام وحشی کو آزادی کی شرط پر جنگ میں لایا کہ وہ آپ کو قتل کرے، جب وحشی مسلمان ہوا تو آنحضرت ﷺ نے اسے معاف تو کر دیا لیکن چچا کی محبت میں وحشی کو اپنے سامنے آنے سے منع کیا، بعد میں وحشی نے جنگِ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کو قتل کیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مثلہ بھی کیا گیا، ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے اپنے باپ کے قتل کا انتقام لینے کے لئے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلیجہ چبانے کی کوشش کی۔ آنحضور ﷺ جب ان کی لاش کے پاس پہنچے تو کہا کہ مجھے کبھی ایسا غم نہیں پہنچا جیسا اب پہنچا ہے۔ حضرت جبریلؑ نے آپؐ کو خوشخبری دی کہ انہیں سات آسمانوں پر خدا کا شیر کہا گیا ہے۔ ان کی بہن حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی شہادت کی خبر مل چکی تھی وہ آپؐ کے لئے دو کپڑے

لے آئیں، صحابہؓ نے دفناتے ہوئے ایک کپڑا ان پر اور ایک کپڑا ان کے ساتھ موجود ایک انصاری کی نعش پر دے دیا۔

حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مثلہ کی حالت دیکھ کر آنحضرت ﷺ مسلمانوں کو بدلہ میں مثلہ کی تلقین کرنے ہی لگے تھے کہ خدا نے اسے حرام قرار دے دیا، اور عفو و درگزر کا حکم دیا۔

حضور انور نے فرمایا باقی جنگ کی تفصیل آئندہ بیان ہو گی۔ ان شاء اللہ

فلسطین کے لئے دعا کی مکرر تحریک

فلسطین کے لوگوں کے لئے دعا کی یاد دہانی کرواتے ہوئے حضورِ انور نے کہا کہ آوازیں تو اُٹھ رہی ہیں۔ لیکن شاید اسرائیل کی حکومت سے ڈرتے ہیں، یا شائد مسلمانوں پر ہوتے ظلم کو روکنا ہی نہیں چاہتے، بہرحال انہیں سمجھاتے رہنا چاہئے، مسلمان ملکوں کو ہی اللہ تعالیٰ ہمت دے کہ اپنی آوازوں میں زور پیدا کریں، اور حقیقت میں ایک ہو کر اس ظلم کے خلاف آواز اُٹھائیں اور اسے ختم کرنے کی کوشش کریں۔ آمین!

نماز جنازہ غائب

حضور انور نے دو جنازہ غائب کا اعلان فرمایا۔ ایک مکرم شیخ احمد حسین ابوسردانہ صاحب، غزہ پر اسرائیلی بمباری میں شہید ہوئے، جنہوں نے خود بیعت کی تھی۔ خلافت اور قرآن سے خاص لگاؤ تھا، انہوں نے حضورِ انور کو ایک آڈیو پیغام بھی بھیجا تھا، جو حضورِ انور نے پڑھ کر سُنایا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، آمین! ان کی اہلیہ بھی اس حملہ میں زخمی ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ انہیں شفا دے۔ آمین

دوسرا جنازہ عثمان احمد صاحب آف کینیا کا ہے۔ آپ نے 60 کی دہائی میں جماعت میں شمولیت اختیار کی۔ تعلیم کے شعبہ سے منسلک رہے، متعدد جماعتی کتب کا سواہلی زبان میں ترجمہ کیا، نیروبی جماعت کے پہلے مقامی صدر تھے۔ ایک لمبا عرصہ جماعتی خدمات بجا لائیں، اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی خوبیوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

خلاصہ خطبہ جمعہ فرمودہ 29/ دسمبر 2023ء

جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ثابت قدمی، جرأت اور بہادری کا تذکرہ

جنگ اُحد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس افراتفری اور اپنے چاروں طرف دشمنوں کے جمگھٹے کے باوجود اپنی جگہ ثابت قدم رہے

جنگ اُحد میں آنحضرت ﷺ اکیلے رہ گئے اس میں یہی بھید تھا کہ آپؐ کی شجاعت لوگوں پر ظاہر ہو (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام)

سیّدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 29/ دسمبر 2023ء کو مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ، یوکے میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ کے توسّط سے پوری دنیا میں نشر کیا گیا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ میں آنحضرت ﷺ کی سیرت کے حوالہ سے غزوہ احد کا ذکر جاری رکھتے ہوئے فرمایا:

کہ درّہ خالی ہو جانے کی وجہ سے کفار نے شدید حملہ کیا، صحابہ بدحواسی میں خود کو سنبھال نہ سکے اور افراتفری کا شکار ہو گئے، آنحضرت ﷺ اس حالت میں بھی ثابت قدم رہے اور دشمن کے احاطہ کئے ہونے کے باوجود آپؐ صحابہؓ کو اپنی طرف بلاتے رہے، لیکن شور میں آپؐ کی آواز دبتی رہی، مسلمان بدحواسی میں ایک دوسرے پر حملہ کرنے لگے اور فتح شکست کی حالت میں تبدیل ہونے لگی۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۃ النور کی ایک آیت اور سورۃ الکوثر کی تفسیر میں ان حالات کا تفصیلی ذکر کیا ہے، آپؓ فرماتے ہیں درّہ پر متعین بعض مسلمانوں نے غلط اجتہاد کیا اور درہ چھوڑ دیا، درہ خالی پاکر خالد بن ولید نے اپنے لشکر کے ساتھ مسلمانوں پر عقب سے حملہ کر دیا، جس کی مسلمانوں کو توقع نہ تھی اس لئے اچانک حملہ پر بدحواس ہو گئے۔ چند مسلمان آپؐ کے

اردگرد جمع ہوگئے، لیکن جلد آپؐ اکیلے رہ گئے اور چوٹ لگنے سے دشمن کے کھودے ہوئے گڑھے میں گر گئے اور آپؐ پر بعض اور صحابہؓ بھی شہید ہو کر گرے۔ کچھ دیر بعد پھر جو صحابہؓ منتشر ہوگئے تھے واپس آپؐ کے اردگرد اکٹھے ہوگئے اور آپؐ کو گڑھے سے نکال لیا۔

اس حملہ میں آنحضرت ﷺ کے دندان مبارک بھی شہید ہوئے اور خود کا ایک کیل بھی لگا جس سے آپؐ بیہوش ہوگئے، کفار میں یہ خبر مشہور ہوگئی کہ نعوذ باللہ رسول اللہ ﷺ مارے جاچکے ہیں، صحابہؓ کے قدم اس سے مزید اُکھڑ گئے، خدا بہترین کارساز ہے، اس خبر کے پھیلنے سے دشمن کا حملہ آہستہ ہوگیا اور وہ اس خبر کو لے کر جلد مکہ جاکر اس پر جشن منانا چاہتے تھے۔

ہر جانب سے تیر آنحضرت ﷺ پر پھینکے جارہے تھے، اس حملہ سے بچانے کے لیے حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپؐ پر ڈھال بن کر رہے۔ دشمن کے احاطہ کئے ہونے کے باوجود آنحضرت ﷺ اپنے نبی اللہ ہونے کا اعلان کرتے اور لوگوں کو اپنی طرف بلاتے رہے۔ حضور انور نے فرمایا باقی ان شاءاللہ آئندہ بیان ہوگا۔

مکرم ڈاکٹر محمد جلال شمس صاحب مربی سلسلہ کی گزشتہ دنوں وفات ہوئی، آپ نے ترکی زبان میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی، پھر یوکے اور جرمنی میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق ملی، تادم وفات برطانیہ میں ترکی ڈسک کے انچارج رہے۔ 2002ء میں تبلیغ کرنے کے باعث ترکی میں اسیر بھی رہے۔ ترکی زبان میں قرآن کے ترجمہ کی ٹیم میں بھی شامل تھے۔ مادری زبانوں کے علاوہ دوسری زبانیں بھی جانتے تھے، حقوق اللہ کا حق ادا کرنے والے تھے، خلافت سے والہانہ عشق تھا۔ مکرم جلال شمس صاحب، مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری کے بڑے بھائی تھے، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، لواحقین کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔ آمین!

تین جنازہ ہائے غائب کا اعلان کیا۔

ا۔ مکرم ماسٹر محمد ابراہیم بھامڑی صاحب، 106 سال کی عمر میں وفات پائی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ 1918ء میں ان کے والد نے بیعت کی۔ ان کے والد آنکھوں کے علاج کی غرض سے قادیان نور ہسپتال گئے وہاں بعض ساتھیوں کی تبلیغ سے بیعت کرلی، بھامڑی صاحب نے مدرسہ قادیان کے بعد جامعہ کی تعلیم حاصل کی، 1950ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کر کے زندگی وقف کردی، حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کہنے پر دفتری کام سیکھا، 1941ء تا 1944ء بطور پرائیویٹ سیکرٹری کام کیا۔ پارٹیشن کے بعد تعلیم الاسلام میں ٹیچر رہے، 1974ء کے بعد وقف جدید میں انسپکٹر کی خدمات بجالاتے رہے۔ مدرستہ الظفر میں بھی بطور استاد کام کیا۔ انہیں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں حضورِ انور کو پڑھانے کا شرف حاصل ہوا۔ ایک لمبا عرصہ دارالنصر ربوہ کے صدر محلہ رہے، اہلِ محلہ کا خاص خیال کرتے۔ ان کی ایک بیٹی کو شہید کر دیا گیا، صبر سے زندگی گزاری اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین!

۲۔ یوسف جارے صاحب آف گھانا۔ مرحوم موصی مخلص احمدی دوست تھے، تعلیم کے شعبہ سے منسلک تھے، مختلف عہدوں پر فائز رہے، صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھی رہے۔

۳۔ الحاج عثمان بن آدم صاحب آف گھانا۔ نہایت مخلص احمدی تھے، خلافت سے وفادار، فانٹی زبان میں قرآن کے ترجمہ میں کافی خدمت کی، جماعت کے بہت سے افراد کو قرآن پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور ان کے بچوں کو بھی ان کی خوبیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

کلام امام الزمان علیہ الصلاۃ والسلام

اصل یہی ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں سکھایا ہے جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔ جس قدر وہ قرآن شریف سے دُور جارہے ہیں اسی قدر وہ ترقی کے مدارج اور راہوں سے دور جارہے ہیں۔ قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے۔ (ملفوظات جلد 4 صفحہ 379، ایڈیشن 1988ء)

صدقۃ الفطر

احمدی احباب کی خصوصی توجہ کے لئے

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قلم مبارک سے

حضرت میر محمد اسحاق صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ (وفات:17؍مارچ 1944ء) سلسلہ احمدیہ کے جلیل القدر اور عالی مرتبت بزرگان میں سے تھے اور علم قرآن، علم حدیث، علم کلام اور موازنہ مذاہب وغیرہ کے ایک جید عالم تھے۔تقریر وتحریر دونوں میں کمال دسترس تھی۔ خلافت کے انتہائی مطیع اور فرمانبردار اور اس کے مقابل اٹھنے والے ہر فتنے کے خلاف ایک ننگی تلوار تھے۔ ایک مرتبہ آپ نے ''صدقۃ الفطر'' جسے عام طور پر فطرانہ کے لفظ سے جانا جاتا ہے، ایک مضمون لکھا جس کا بڑا حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(ادارہ)

روزہ کی حکمت

روزہ کی بے شمار حکمتوں میں سے ایک حکمت اور لاتعداد فوائد میں سے ایک فائدہ یہ ہے کہ امراء اور متوسط طبقہ کے لوگوں کو دن بھر بھوکا اور پیاسا رہنے سے خصوصًا موسم گرما میں یہ اندازہ ہوسکتا ہے کہ ہماری قوم کے غرباء کو بھوک اور پیاس اور قلت معاش کی وجہ سے کس قدر تکلیف کا سامنا رہتا ہوگا۔خوشحال لوگ ایک مہینہ کی تکلیف سے بدحال بھائیوں کے بارہ مہینہ کی حالت کا احساس کر سکتے ہیں، اس احساس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ وہ اپنے مال اور دولت سے غرباء کی تکالیف دور کرنے کی طرف طبعًا مائل ہوں گے اور اس طرح پر اسلامی سوسائٹی کے مفلوک الحال افراد کی حالت بہتر ہو جاوے گی چنانچہ یہی وجہ ہے کہ آنحضرت ﷺ نے اس مبارک مہینہ میں صدقہ وخیرات کی بہت ترغیب وتحریص دی ہے اور خود آپؐ اس کا عملی نمونہ تھے جیسا کہ بخاری شریف میں لکھا ہے

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَجْوَدَ النَّاسِ بِالْخَيْرِ، وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُونُ فِي رَمَضَانَ۔

(صحيح بخاری۔ کتاب الصوم، باب (7)، باب أَجْوَدُ مَا كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكُونُ فِي رَمَضَانَ۔ حديث 1902ء)

یعنی یوں تو نبی کریم ﷺ سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے لیکن رمضان میں اور دنوں سے زیادہ سخاوت فرماتے تھے۔

پس شارع علیہ السلام کا رمضان میں خصوصیت سے صدقہ وخیرات کرنا دلیل ہے اس بات کی کہ روزہ کے اغراض میں صدقہ وخیرات بھی داخل ہیں۔

صدقۃ الفطر

اس دلیل سے بڑھ کر ایک اور دلیل صدقۃ الفطر ہے جس کے نام سے ہی ظاہر ہے کہ یہ روزہ کے نتیجہ میں ہے کیونکہ فطر روزہ چھوڑنے کو کہتے ہیں۔ پس صدقۃ الفطر کے یہ معنے ہوئے کہ روزہ کی ریاضت ایک ماہ تک ہم پُوری کر چکے اور بھوک و پیاس وغیرہ کی مشقت ہم محض خدا کے لیے چکھ چکے تو اَب اس کے چھوڑنے کی اجازت ہے اور بھوکے پیاسے رہنے سے فراغت حاصل ہے، اس کے شکریہ میں ہم نے غرباء کو صدقہ دیا کہ الٰہی تو نے ہمیں بھوک سے بچایا، ہم صدقہ دے کر تیری مخلوق کو بھوک سے بچاتے ہیں۔ پس صدقۃ الفطر کا وجود ایک زبردست دلیل ہے اس بات پر کہ روزہ میں بھوکے رہنے کا مقصد عظیم یہ ہے کہ انسان کو بھوکے بھائی کی تکلیف کا احساس ہو کیونکہ جب تک انسان پر خود کوئی تکلیف وارد نہ ہو وہ کبھی کماحقہٗ اس کا احساس و تصور نہیں کرسکتا، اس لیے صحیح احساس اور سچا تصور پیدا کر کے اس طرح غرباء کی مشکل آسان کرنے کی ترغیب دی گئی ہے۔ اس بات کا ایک قرینہ یہ بھی ہے کہ صدقۃ الفطر کو رمضان کے دوران میں فرض نہیں کیا بلکہ شریعت نے اس کے لیے اصل روز یکم شوال مقرر کیا ہے جس میں لطیف اشارہ ہے کہ ایک مسلم رمضان میں تیس یا انتیس دن تک روزہ رکھ کر یکم شوال کو غرباء کو صدقہ دے کر بتاتا ہے کہ یہ جو میں نے پچھلا سارا مہینہ بھوکا و پیاسا رہ کر گزارا ہے اس سے مجھے یہ فائدہ ہوا ہے کہ میں نے اپنے غریب بھائیوں کی بھوک و پیاس کا اندازہ کرلیا ہے اور میں نے سمجھ لیا ہے کہ شریعت نے مجھے بھوکا رکھ کر یہ سبق دیا ہے کہ تیری قوم کے بھوکے مفلوک الحال ایسی ہی مشقت روز و شب برداشت کرتے ہیں اس لیے ان کی حالت کا احساس کر کے ان کی تکلیف دور کرنے کی کوشش کر۔ چونکہ میں نے روزہ کے اس مقصد کو پالیا ہے اس لیے میں رمضان کے ختم ہوتے ہی یکم شوال کو اس مشن کے سر انجام دینے میں مشغول ہوگیا ہوں اور اپنی بلکہ دودھ پیتے بچے کی طرف سے بھی غرباء کو کھانے کے لیے غلہ دینے کو تیار ہوں۔...

صدقۃ الفطر فرض ہے

یہ صدقہ معمولی طور پر مقرر نہیں بلکہ فرض ہے اور جس طرح باقی فرائض کا تارک گناہِ کبیرہ کا مرتکب ہوتا ہے اسی طرح اس فریضہ کا تارک بھی سخت گنہگار ہے۔

صحیحین بخاری و مسلم اور باقی احادیث کی صحیح کتابوں میں سینکڑوں حدیثیں اس کی فرضیت پر شاہد ناطق ہیں، صحیح بخاری میں لکھا ہے:

فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ... عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ، وَالذَّكَرِ وَالْأُنْثَى، وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ۔

(صحیح بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ، باب (70)باب فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ)

یعنی فرض کیا رسول اللہ ﷺ نے صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر، آزاد ہو یا غلام، مرد ہو یا عورت، بڑا ہو یا چھوٹا۔

اس حدیث سے صریحاً ظاہر ہوا کہ صدقۃ الفطر ہر مسلمان پر فرض ہے۔

صدقۃ الفطر کی مقدار

اب اس صدقہ کی مقدار کے متعلق احادیث کے دو مقام پیش کرتا ہوں:

فَرَضَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْصَاعًا مِنْ شَعِيرٍ

(صحیح بخاری کتاب الزکوٰۃ۔ باب (70)باب فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ)

یعنی رسول کریم ﷺ نے صدقۃ الفطر کی شرح ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو مقرر فرمائی۔

2۔ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ۔رَضِيَ اللهُ عَنْهم۔ قَالَ كُنَّا نُعْطِيهَا فِي زَمَانِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ، أَوْ صَاعًا مِنْ زَبِيبٍ۔

یعنی ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم رسول کریمؐ کے عہدِ سعادت میں صدقۃ الفطر غلہ، کھجور، پنیر، منقیٰ اور جو کا ایک ایک صاع فی کس فرض ہے یعنی اگر گھر میں پانچ آدمی ہیں تو پانچ صاع اللہ کی راہ میں دینے چاہییں۔ (صاع ایک پیمانہ ہے جو برابر ہے چار مُد کے اور مُد ایک پیمانہ ہے جو غلہ ماپنے کے کام آتا ہے۔...

کس حیثیت کے آدمی پر صدقۃ الفطر فرض ہے

اس صدقہ کے متعلق یہ بھی حدیث کی شرح کرنے والوں نے سوال اٹھایا ہے کہ یہ کس حیثیت کے آدمی پر فرض ہے۔ صحیح جواب یہی ہے کہ یہ غریب و امیر سب پر فرض ہے۔ پس ایک ایسا شخص جس کے گھر میں صدقۃ الفطر دے کر اس روز کے کھانے کو باقی ہو اُسے بھی ادا کرنا چاہیے بلکہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ایک غریب کو کسی نے صدقۃ الفطر دیا اُس نے وہی اپنی طرف سے کسی دوسرے غریب کو دے دیا۔غرض اس کے لیے کوئی نصاب یا حیثیت مقرر نہیں۔ یہ صدقہ ہر شخص کو اپنی طرف سے اور تمام ان لوگوں کی طرف سے ادا کرنا چاہیے جن کا گذارہ اس کے ذمہ ہے مثلاً بیوی بچے، غریب والدین۔اس صدقہ کی مقدار میں کمی و بیشی نہیں، دودھ پیتے بچے اور تیس سالہ جوان اور اسی سالہ بوڑھے کے لیے ایک ہی مقدار ہے۔

غلہ کے عوض میں نقدی بھی دی جا سکتی ہے

اس صدقہ کے لیے یہ ضروری نہیں کہ صرف غلہ کھجور اور پنیر ہی کی صورت میں غرباء کو دیا جاوے بلکہ یہ بھی جائز ہے کہ اِن اشیاء کی قیمت مقرر کر کے نقدی کی صورت میں یہ صدقہ دیا جاوے چنانچہ فقہائے امت اور علمائے ملّت اسلامیہ نے اسے جائز قرار دیا ہے لیکن ان کے فتوے کی بھی ضرورت نہیں، ہمارے ہاتھ میں زمانہ نبوی کا تعامل موجود ہے۔ چنانچہ صحیح بخاری میں لکھا ہے:

قَالَ مُعَاذٌ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ لِأَهْلِ الْيَمَنِ ائْتُونِي بِعَرْضٍ ثِيَابٍ خَمِيصٍ أَوْ لَبِيسٍ فِي الصَّدَقَةِ، مَكَانَ الشَّعِيرِ وَالذُّرَةِ أَهْوَنُ عَلَيْكُمْ، وَخَيْرٌ لِأَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِينَةِ۔

(صحیح بخاری ۔ کتاب الزکوٰۃ، باب (33) باب الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ)

یعنی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنہیں رسول کریم ﷺ نے یمن کے علاقہ میں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا تھا وہاں جا کر لوگوں سے کہا کہ تم جو اور مکی کے عوض چادریں اور پہننے کے کپڑے دے دو کیونکہ اس میں تمہارے لیے آسانی اور مدینہ میں جو آنحضرت ﷺ کے غریب اصحاب ہیں اُن کے لیے بہ نسبت غلہ کے کپڑے زیادہ ضروری ہیں۔

یہ تعامل دلیل ہے اس بات کی صدقۃ الفطر میں بھی نقدی لی جا سکتی ہے۔...

صدقۃ الفطر کس حساب سے دیا جاوے

- جو، مکی، کھجور، منقیٰ، پنیر کا گندم کے سوا ایک ایک صاع دیا جاوے۔
- گندم کا بہتر اور راجح یہی طریق ہے کہ ایک صاع دیا جاوے ورنہ نصف صاع بھی جائز ہے۔
- اگر نقدی دینا چاہتا ہے تو اتنی دیوے جتنی کہ ایک صاع گندم کی یا نصف صاع گندم کی قیمت ہو۔

صدقۃ الفطر کب ادا کرنا چاہیے

انتہائی وقت نمازِ عید سے قبل ہے اور ابتدائی وقت رمضان کا کوئی سا دن۔جس شخص نے عید کے روز نماز سے پہلے منی آرڈر کر دیا گو وہ منی آرڈر یہاں کے عید کے بعد ملے گا لیکن چونکہ اس نے نماز سے پہلے اپنی طرف سے ادا کر دیا اس لیے کوئی حرج نہیں۔

صدقہ دینے والے کے متعلق رحمت کی دعا

صدقہ کے متعلق خدا تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ؕ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ؕ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝

(سورۃ التوبۃ 104:9)

یعنی اے نبی تو مسلمانوں کے مالوں سے صدقہ وصول کر جن کے ذریعہ تو انہیں پاک کرے اور تزکیہ بخشے اور ان کے لیے رحمت کی دعا کر۔

یہ آیت کہتے ہیں کہ زکوٰۃ کے متعلق ہے مگر لفظ صدقہ، زکوٰۃ اور صدقۃ الفطر دونوں پر حاوی ہے اس لیے صدقۃ الفطر وصول کرتے وقت دینے والے کے لیے رحمت کی دعا کرنی چاہیے۔ بخاری شریف میں لکھا ہے کہ آنحضرت ﷺ کے پاس ابو اوفیٰ نام ایک شخص صدقہ لایا، آپؐ نے دعا کی اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفَى

(صحیح بخاری۔ کتاب الدعوات، باب(19)، باب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى {وَصَلِّ عَلَيْهِمْ} حدیث نمبر 6332)

یعنی اے اللہ! ابو اوفی کے اہل و عیال پر رحمت کر۔

پس ہماری جماعت کے سیکرٹری صاحبان اور محصلوں کو چاہیے کہ جب کسی احمدی سے زکوٰۃ یا صدقۃ الفطر وصول کریں تو اس کے حق میں یہی دعا کریں۔۔۔اس دعا میں بیوی بچوں کا ذکر کر کے ایک نکتہ بیان کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان کی آمدنی کا اکثر حصہ خود انسان کی اپنی ذات پر خرچ نہیں ہوا کرتا بلکہ زیادہ حصہ بیوی بچوں اور رشتہ داروں پر خرچ ہوتا ہے پس جس شخص نے صدقہ دیا۔ دوسرے لفظوں میں اُس نے بیوی بچوں کا حصہ کاٹ کر خدا کی راہ میں دے دیا اور بیوی بچوں کو اس سے محروم کیا۔ پس اس لیے ضروری ہے کہ اس کی بیوی بچوں کے لیے دعا کی جاوے کہ الٰہی اس نے تیرے لیے اپنے بیوی بچوں کو اس غلہ یا نقدی سے محروم کیا تو اس کے عوض اس کے بیوی بچوں کو اپنی رحمت سے مالا مال کر۔ دوسری بات اس میں یہ ہے کہ بہت سے لوگ صدقہ وخیرات کے لیے تیار ہو جاتے ہیں اور قومی چندوں میں شریک ہونے کا ارادہ کرتے ہیں لیکن بیوی بچے سدِ راہ ہو جاتے ہیں جیسا کہ زمیندار کہا کرتے ہیں کہ جب تک غلہ کھلواڑے میں ہے اس وقت تک ہم مالک ہیں جسے چاہیں دیں لیکن جب گھر میں آ جاتا ہے پھر عورتیں مالک ہو جاتی ہیں۔ پس کسی شخص کا صدقہ وخیرات کرنا عموماً ایک علامت ہے کہ اس کے گھر والے اُسے خدا کی راہ میں دینے سے روکتے نہیں اور وہ بھی برضاء و رغبت اس کے ساتھ اس صدقہ میں شریک ہیں اس لیے بیوی بچوں اور اہل و عیال کے لیے رحمت کی دعا مانگنی عین تقاضائے انصاف ہے۔

احمدیوں کو شریعت کی ظاہری باتوں میں بھی غیر احمدیوں سے کم نہیں رہنا چاہیے۔

میں اس مضمون کو ختم کرتا ہوا مکرر استدعا کرتا ہوں کہ عید الفطر آنے والی ہے، کوئی احمدی بھی اس صدقہ دینے سے خالی نہ رہے۔ مسیح نے انجیل میں اپنے مریدوں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا ہے کہ جب تک شریعت کی ظاہری باتوں میں بھی فقیہوں اور فریسیوں سے بڑھ نہ جاؤ تب تک تم آسمانی بادشاہت میں داخل ہونے کے قابل نہیں۔ اسی طرح حق یہی ہے کہ نماز، روزہ اور شریعت کے ظاہری ارکان میں ہم لوگ اگر غیر احمدیوں سے کم رہے تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اس لیے اس دفعہ ایسی کوشش کی جاوے کہ کوئی احمدی بھی ایسا نہ ہو جس کی طرف سے صدقۃ الفطر ادا نہ ہو گیا ہو۔

(روزنامہ الفضل قادیان۔21/ جون 1919ء، ضمیمہ)

https://www.alislam.org/alfazl/rabwah/A19190621.pdf

ذکر الٰہی سے روحانی استعدادیں بڑھتی ہیں

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:29)...اس کی حقیقت اور فلاسفی یہ ہے کہ جب انسان سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے اور ہر وقت اپنے آپ کو اس کے سامنے یقین کرتا ہے اس سے اس کے دل پر ایک خوف عظمتِ الٰہی کا پیدا ہوتا ہے۔ وہ خوف اس کو مکروہات اور منہیات سے بچاتا ہے اور انسان تقویٰ اور طہارت میں ترقی کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے ملائکہ اس پر نازل ہوتے ہیں اور وہ اس کو بشارتیں دیتے ہیں اور الہام کا دروازہ اس پر کھولا جاتا ہے۔ اس وقت وہ اللہ تعالیٰ کو گویا دیکھ لیتا ہے اور اس کی وراء الوراء طاقتوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ پھر اس کے دل پر کوئی ہم و غم نہیں آ سکتا اور طبیعت ہمیشہ ایک نشاط اور خوشی میں رہتی ہے۔ (ملفوظات۔جلد 8، صفحہ 2-1، ایڈیشن 1984ء)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بطور ذوالقرنین

مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب، مدیر اعلیٰ و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی کتاب "براہین احمدیہ حصہ پنجم" میں فرماتے ہیں:

"اسی طرح خدا تعالیٰ نے میرا نام ذوالقرنین بھی رکھا کیونکہ خدا تعالیٰ کی میری نسبت یہ وحیٔ مقدّس کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ جس کے یہ معنے ہیں کہ خدا کا رسول تمام نبیوں کے پیرائیوں میں، یہ چاہتی ہے کہ مجھ میں ذوالقرنین کے بھی صفات ہوں۔ کیونکہ سورۂ کہف سے ثابت ہے کہ ذوالقرنین بھی صاحب وحی تھا۔ خدا تعالیٰ نے اس کی نسبت فرمایا ہے قُلْنَا یَا ذَا الْقَرْنَیْنِ۔ پس اس وحیٔ الٰہی کی رُو سے کہ جَرِیُ اللّٰہِ فِی حُلَلِ الْاَنْبِیَآءِ، اِس اُمت کے لئے ذوالقرنین مَیں ہوں۔ اور قرآن شریف میں مثالی طور پر میری نسبت پیشگوئی موجود ہے مگر اُن کے لئے جو فراست رکھتے ہیں۔ یہ تو ظاہر ہے کہ ذوالقرنین وہ ہوتا ہے جو دو صدیوں کو پانے والا ہو۔ اور میری نسبت یہ عجیب بات ہے کہ اس زمانہ کے لوگوں نے جس قدر اپنے اپنے طور پر صدیوں کی تقسیم کر رکھی ہے ان تمام تقسیموں کے لحاظ سے جب دیکھا جائے تو ظاہر ہوگا کہ میں نے ہر ایک قوم کی دو صدیوں کو پالیا ہے۔ میری عمر اس وقت تخمیناً 67 سال ہے پس ظاہر ہے کہ اس حساب سے جیسا کہ میں نے دو ہجری صدیوں کو پالیا ہے۔ ایسا ہی دو عیسائی صدیوں کو بھی پالیا ہے اور ایسا ہی دو ہندی صدیوں کو بھی جن کا سَن بکرماجیت سے شروع ہوتا ہے اور میں نے جہاں تک ممکن تھا قدیم زمانہ کے تمام ممالک شرقی اور غربی کی مقرر شدہ صدیوں کا ملاحظہ کیا ہے کوئی قوم ایسی نہیں جس کی مقرر کردہ صدیوں میں سے دو صدئیں میں نے نہ پائی ہوں۔ اور بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا۔ غرض بموجب نصّ وحیٔ الٰہی کے مَیں ذوالقرنین ہوں اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف کی ان آیتوں کی نسبت جو سورۂ کہف میں ذوالقرنین کے قِصّہ کے بارے میں ہیں میرے پر پیشگوئی کے رنگ میں معنی کھولے ہیں۔ مَیں ذیل میں ان کو بیان کرتا ہوں مگر یاد رہے کہ پہلے معنوں سے انکار نہیں ہے۔ وہ گزشتہ سے متعلق ہیں اور یہ آئندہ کے متعلق۔ اور قرآن شریف صرف قصّہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصّہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے۔ اور ذوالقرنین کا قِصّہ مسیح موعود کے زمانہ کیلئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔"

(براہین احمدیہ۔ حصہ پنجم، روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 118-119)

آپؑ نے اس سے اگلی سطور میں اس پیشگوئی کی مزید تشریح اور تفصیل بیان فرمائی ہے۔ اسی طرح اس کتاب کے صفحہ 314 پر بھی اس کے بعض پہلو انتہائی بصیرت افروز الفاظ میں بیان فرمائے ہیں۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی پاک وحی میں آپؑ کو ذوالقرنین قرار دیا ہے۔ لہٰذا آپؑ کے اس دعویٰ کی بنیاد وحیٔ الٰہی ہے اور وہ قرآن کریم کے معارض نہیں بلکہ اس کے عین مطابق ہے۔ نیز اللہ تعالیٰ کی فعلی شہادت آپؑ کے اس دعویٰ کی مصدّق ہے۔

ذوالقرنین کون تھا کہ جس کا نام اپنی پاک وحی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عطا فرمایا؟ چنانچہ جب ہم تاریخ، عہد نامہ قدیم اور قرآن کریم کا مطالعہ کرتے ہیں تو ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کریم نے جس صاحبِ صفات شخص کو ذوالقرنین کہا ہے اس سے مراد خورسؔ بادشاہ ہے جسے انگریزی میں Syrus کہا جاتا ہے اور وہ مید اور فارس کا بادشاہ تھا۔ قرآن کریم کے مطابق وہ ایک مؤحد، غیر معمولی روحانی قوتوں والا اور اللہ تعالیٰ سے وحی پانے والا انسان تھا۔ اس کا زمانہ کم و بیش 500 سال قبل مسیحؑ ہے۔ اس نے اپنے دَورِ اقتدار میں دُور دراز ملکوں کا سفر کیا اور اپنی سلطنت کی نگرانی و حفاظت کے سامان کئے۔

اسے ذو القرنین اس لئے کہا جاتا ہے کہ دانیال نبی نے اس کے بارہ میں خواب دیکھا تھا کہ ایک دو سینگوں والا مینڈھا کھڑا ہے۔ وہ مغرب و شمال اور جنوب کی طرف سینگ مارتا ہے جس کی نسبت جبرائیلؑ نے بتایا کہ یہ مید اور فارس کا بادشاہ ہے۔

(پرانا عہد نامہ۔ دانیال باب 8 آیت 4، 20، 21)

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سورۃ الکہف (آیات 84 تا 99) میں ذوالقرنین کا جو ذکر ہے، دراصل وہاں تعبیری طور پر اس سے مراد رسول اللہ ﷺ ہیں۔

کیونکہ دوسینگوں کے لحاظ سے مشرق ومغرب آپؑ کے ہیں۔عرب وعجم آپؑ کے ہیں۔ نیز آپؑ نے اپنی زندگی میں ایک زمانہ حضرت موسیٰؑ اور ان کی امّت کا پایا اور ایک زمانہ آپؑ کا اپنا ہے جو آپؑ سے لے کر دنیا کے اختتام تک ہے۔آپؑ کے اسی دَور میں آپؑ کی امّت اور آپؑ کے دین کے احیائے نَو کے لئے آپؑ کے ایک خادم کا زمانہ بھی شامل ہے۔یہ رسول اللہ ﷺ کے تناظر میں ایک حقیقی تاویل ہے جس کی وجہ سے آپؑ ذوالقرنین ہیں۔

یہاں یہ بات بہت اہم اور حقیقت کُشا ہے کہ حضرت دانیال علیہ السلام کو جبرائیلؑ نے جب اس دوسینگوں والے مینڈھے (ذوالقرنین) کے بارہ میں تفصیل بتائی تو آپؑ فرماتے ہیں کہ جبرائیلؑ نے یہ بھی کہا کہ:

”اے آدمزاد! سمجھ لے کہ یہ رؤیا آخری زمانہ کی بابت ہے۔...یہ آخری مقررہ وقت کی بات ہے۔“

(پرانا عہد نامہ۔دانیال باب 8 آیت 17و19)

بعینہٖ یہی بات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے بیان فرمائی ہے کہ:

”...قرآن شریف صرف قصّہ گو کی طرح نہیں ہے بلکہ اس کے ہر ایک قصّہ کے نیچے ایک پیشگوئی ہے۔ اور ذوالقرنین کا قِصّہ مسیح موعود کے زمانہ کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔“

ان آیات میں خواہ وہ کتاب دانیال سے ہیں یا قرآن شریف سے، ذوالقرنین کی جملہ صفات، ہر سمت میں فتوحات اور اس کے غلبوں کا اطلاق تاویل کے طور پر اوّلاً رسول اللہ ﷺ کی صفات، فتوحات اور غلبوں پر ہوتا ہے۔پھر بعض احادیث اور روایات میں رسول اللہ ﷺ کی امّت میں آنے والے مہدیٔ معہود کو اطلاق ذوالقرنین کا خطاب دیا گیا۔ یہ خطاب رسول اللہ ﷺ کے ظلّ کے طور پر ہے۔اس کی وجہ یہ تھی کہ اس موعود کی بعثت رسول اللہ ﷺ کے دین ہی کے شرق وغرب اور شمال وجنوب یا بالفاظِ دیگر عرب وعجم میں اس کے غلبہ اور اس کی اشاعت کے لئے مقدّر تھی۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اپنی کتاب براہین احمدیہ حصّہ پنجم میں جملہ وجوہات کے ساتھ وضاحت فرمائی ہے کہ جس ذوالقرنین کا ذکر قرآن کریم میں ہے، اس کا قصّہ مسیح موعودؑ کے زمانہ کے لئے ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتا ہے۔یعنی آپؑ میں بھی اس کی صفات ظاہر ہوئیں اور آپؑ اس سے غیر معمولی طور پر مشابہ ہونے کی وجہ سے ذوالقرنین ہیں اور آپؑ کے لئے ایسی روایات ہیں جو آپؑ کو یہ نام دیتی ہیں۔

’ذوالقرنَین‘ کے معنے کیا ہیں؟

قرنَین، قرن کا تثنیہ ہے۔قرن کے معنے: صدی اور سینگ کے ہیں۔اس کے معنے شجاعت و قوّت کے ہیں۔ نیز قَرْ نُ الْقَوْمِ: یا قَرْنٌ مِنَ الْقَوْمِ: سَیِّدُھمْ۔یعنی سردارِ قوم۔

(المنجد، معجم المعانی الجامع و معجم العربی)

ان معنوں کے اطلاق کے لحاظ سے امّت میں مسیح موعود و مہدیٔ معہود کے بارہ میں پیشگوئیوں کے مطابق یہ مقدّر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ اسلام کو مشرق و مغرب پر فتوحات سے نوازے گا۔ چنانچہ آپؑ کے ذریعہ یہ علامت بھی پوری ہو چکی ہے اور یہ فتوحات ہر سمت بڑی سرعت سے وسیع ہو رہی ہیں۔

قرن کے معنیٰ سردار

قَرْنٌ مِنَ الْقَوْمِ: سَیِّدُھمْ کے لحاظ سے رسول اللہ ﷺ ”سَیِّدُ الْمُرْسَلِیْنَ“ اور ”سَیِّدُ وُلْدِ آدَم“ ہونے کی وجہ سے سردار ہیں اور آپؑ کی طرف سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ” اِمَامًا مَھْدِیًّا اور حَکَمًا عَدَلًا“ قرار دیئے جانے کی وجہ سے اور آپؑ کے ظلّ کے طور پر سردارِ امّت ہیں۔

قرن کے معنیٰ سینگ

دوسینگوں کے لحاظ سے بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کو عملی طور پر اس طرح ذوالقرنین بنایا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے آپؑ کے متعلق یہ پیشگوئی فرمائی تھی کہ ’لَا الْمَھْدِی اِلَّا عِیْسٰی‘، یعنی آپؑ کو عیسویّت اور مہدویّت کی دو نمایاں صفات عطا ہوئی ہیں۔یعنی دانیال علیہ السلام کی رؤیا کے مطابق یہ دوسینگ دو صفات ہیں جو آپؑ کو عطا ہوئیں۔

قرن کے معنیٰ صدی

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے پہلے ذکر فرمایا ہے کہ قرن سو برس یعنی صدی کو بھی کہتے ہیں۔قرن کا یہ معنیٰ اس زمانہ میں مسیح زماں و مہدیٔ دوراں پر حیرت انگیز طور پر انتہائی تفصیل کے ساتھ اطلاق پاتا ہے۔ کیونکہ آپؑ نے دنیا کے تقریباً تمام معلوم کیلینڈروں میں دونوں صدیاں پائی ہیں۔ اس پہلو سے آپؑ پر یہ نام ’ذوالقرنین‘ اپنی پوری تفصیل سے ثابت ہوتا ہے۔ جملہ وجوہات میں سے یہ ایک بہت مضبوط وجہ ہے جو آپؑ کے حق میں محض الٰہی تقدیر کی نشاندہی کرتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے زمانہ میں دنیا کی قدیم یا حاضر قوموں میں رائج کیلینڈروں کے مطابق جو صدیاں تھیں، ان کا ایک خاکہ پیش ہے جس میں ساتھ ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر کے سال بھی تحریر کئے گئے ہیں تا کہ یہ واضح ہو سکے کہ آپؑ کی کس عمر میں کس کیلینڈر میں صدی تبدیل ہوئی۔ اس خاکہ سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف سے آپؑ کے اور آپؑ کے دعویٰ کے حق میں حیرت انگیز تصدیق ثابت ہوتی ہے۔

سَنِ پیدائش حضرت مسیح موعود و مہدی علیہ السلام 1835ء

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر	سن عیسوی	کس سن کی ایک صدی کا اختتام اور دوسرے سن کا آغاز ہوا
5	1840ء	5600 یہود
8	1843ء	1900 بروسٹہ
12	1847ء	2600 رومی
13	1848ء	1900 بکرمی
17	1852ء	1900 عیسوی انطاکیہ
18	1853ء	2600 بنونصر
20	1855ء	1900 جولین عیسوی
27	1862ء	1900 ہسپانی
31	1866ء	1800 مکابیز
33	1868ء	2300 مٹانک سائیکل
35	1870ء	1900 اکشن
38	1873ء	1900 اکتیسی
40	1875ء	2000 صوریہ
44	1879ء	1800 تباہی یروشلم
47	1882ء	1300 ہجری قمری
49	1884ء	1600 ڈایو کلیشن

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عمر	سن عیسوی	کس سن کی ایک صدی کا اختتام اور دوسرے سن کا آغاز ہوا
50	1885ء	3900 ابراہیمی
52	1887ء	6600 جولین
53	1888ء	2200 مقدونی
55	1890ء	1300 فصلی الہٰی
55	1890ء	2000 صدونیہ
56	1892ء	5900 منڈین
57	1892ء	1300 فصلی
57	1892ء	4700 قسطنطیہ ملکی
58	1893ء	1300 بنگلہ
59	1894ء	1300 فصلی
60	1895ء	1600 صعودی
63	1898ء	4700 سکندری
65	1900ء	1900 عیسوی
65	1900ء	196085300 آریہ
67	1902ء	7500 یونانی منڈین
73	1908ء	4700 انطاقیہ مذہبی

کیلینڈروں کا یہ خاکہ حضرت حکیم مولوی نورالدّین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں (1904ء میں) اپنی کتاب ”نور الدّین“ میں شائع فرمایا تھا جس پر دنیا میں کسی معترض کو اعتراض کرنے کی جسارت نہیں ہوئی۔

الغرض خدا تعالیٰ خود یہ شہادت مہیّا فرماتا ہے کہ درحقیقت آپؑ اس دَور کے ذوالقرنین ہیں اور قرآن کریم میں اس کی مذکورہ صفات سے آپؑ بھی متّصف ہیں۔اس عرفان کے حصول کے لئے ان آیات کی تفسیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ ہے، براہین احمدیہ حصہ پنجم میں ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے یہ جو فرمایا ہے کہ:

” بعض احادیث میں بھی آچکا ہے کہ آنے والے مسیح کی ایک یہ بھی علامت ہے کہ وہ ذوالقرنین ہوگا۔“

اس پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ ایسی کوئی حدیث نہیں ہے جس میں آنے والے موعود کو ذوالقرنین قرار دیا گیا ہو۔حضرت مسیح موعودعلیہ الصلوٰۃ و السلام کی تحریر کی صداقت کے ثبوت کے لئے ذیل وہ احادیث و روایات پیش ہیں:

ا: لکھا ہے:

اَلْاِمَامُ الْمَهْدِيُّ مِثْلَ ذِي الْقَرْنَيْنِ يَظْهَرُ بَعْدَ غَيْبَةٍ۔

”.....فَيَبْلُغُهُ شَرْقَ الْأَرْضِ وَ غَرْبَهَا، حَتَّى لَا يَبْقَى مَنْهَلًا وَلَا مَوْضِعًا مِنْ سَهْلٍ وَلَا جَبَلٍ وَطَأَهُ ذُوالْقَرْنَيْنِ اِلَّا وَطَأَهُ، وَ يُظْهِرُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ كُنُوزَ الْأَرْضِ وَ مَعَادِنَهَا، وَ يَنْصُرُهُ بِالرُّعْبِ، فَيَمْلَأُ الْأَرْضَ بِهِ، عَدْلًا وَ قِسْطًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا أَوْ ظُلْمًا۔ “

(معجم احادیث الامام المهدی ۔ الجزء الاوّل، مؤسسة المعارف الاسلامية)

کہ امام مہدیؑ ذوالقرنین کا مثیل ہے جو اپنی غیبوبت کے بعد ظاہر ہوگا۔ پس زمین کے شرق و غرب میں میدانوں اور پہاڑوں کی کوئی خشکی اور تری باقی نہیں رہے گی کہ وہ ان تک پہنچے گا۔اس کے لئے اللہ تعالیٰ زمین کے خزانے اور معدنیات پر غلبہ دے گا اور اسے رعب کے ذریعہ نصرت عطا فرمائے گا۔ وہ زمین کو عدل و انصاف سے اس طرح بھر دے گا جیسے وہ ظلم و جَور سے بھر چکی ہوگی۔

” ... لِقَوْلِهِ تَعَالَى (لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ) وَهُوَ الْمَهْدِيُّ۔ وَ قَدْ قِيْلَ : اِنَّمَا سُمِّيَ ذَا الْقَرْنَيْنِ؛ لِاَنَّهُ كَانَ كَرِيْمَ الطَّرَفَيْنِ مِنْ اَهْلِ بَيْتٍ شَرِيْفٍ مِنْ قِبَلِ اَبِيْهِ وَ اُمِّهِ۔ وَ قِيْلَ: لِاَنَّهُ انْقَرَضَ فِي وَقْتِهِ قَرْنَانِ مِنَ النَّاسِ وَ هُوَ حَيٌّ۔ وَ قِيْلَ لِاَنَّهُ كَانَ اِذَا قَاتَلَ قَاتَلَ بِيَدِهِ وَ رِكَابَيْهِ جَمِيْعًا۔ وَ قِيْلَ: لِاَنَّهُ اُعْطِيَ عِلْمَ الظَّاهِرِ وَ الْبَاطِنِ۔ وَ قِيْلَ: لِاَنَّهُ دَخَلَ الظُّلْمَةَ وَ النُّوْرَ۔ وَ قِيْلَ: لِاَنَّهُ مَلِكَ فَارِسَ وَ الرُّوْمَ۔“

(الجامع احکام القرآن-صفحه 367، تفسیر سورة الکهف-الجزء الثالث عشر- الناشر مؤسّسة الرّسالة)

کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان (لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهِ) کے مطابق جو دین (محمدی) کو دیگر ادیان پر غالب کرے گا، وہ مہدی ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اسے اس وجہ سے ذوالقرنین کا نام دیا گیا ہے وہ اہلِ بیت میں سے باپ اور ماں کی طرف سے کریم الطرفین ہے۔یہ بھی کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی زندگی کے دوران لوگوں میں رائج دو صدیوں کو پائے گا۔وہ جب جنگ کرے گا تو اپنے ہاتھوں اور سواروں کے ساتھ کرے گا۔اسے ظاہر و باطن کا علم دیا جائے گا۔ وہ ظلمت اور نور دونوں میں داخل ہوگا۔(یعنی وہ جب ظہور کرے گا تو ظلمت ہوگی مگر اس کی وجہ سے نور پھیل جائے گا)۔وہ فارس و روم کا بادشاہ ہوگا۔

کتاب ”الجامع احکام القرآن“ کی اس تحریر (بلکہ اس پیشگوئی) سے بالکل واضح طور پر ظاہر ہے کہ امّت میں آنے والے موعود کو ذوالقرنین کا جو نام دیا گیا ہے، اس کا اس پر تأویل اور تعبیر کے ذریعہ اطلاق ہوگا۔چنانچہ یہ تأویلات اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی نے نہیں کی بلکہ آج سے سات سو سال پہلے امام محمد بن احمد القرطبیؒ نے بھی کی ہیں۔یہ تأویلات اپنی تمام تر درخشندگی کے ساتھ اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود و مہدئ معہود علیہ السلام کے بابرکت وجود میں ظاہر ہوئیں۔فالحمد للہ

علاوہ ازیں کتاب ”كَمَالُ الدِّيْنِ وَ تَمَامُ النِّعْمَةِ“(ناشر مؤسسة الاعلمی للمطبوعات بیروت) میں متعدد مرتبہ ذو القرنین کا ذکر کر کے لکھا ہے ”وَ فِيْكُمْ مِثْلُهُ“ کہ تم میں بھی (یعنی امّت مسلمہ میں بھی) اس کی مثل ہوگا۔

کتاب ”اَلْاِخْتِصَاص“(ناشر مؤسسة الاعلمی للمطبوعات بیروت) میں بھی ایک سے زائد مرتبہ ذو القرنین کا ذکر کر کے لکھا ہے ” وَ فِيْكُمْ مِثْلُهُ“ کہ تم میں بھی (یعنی امّت مسلمہ میں بھی) اس کی مثل ہوگا۔

(بقیہ صفحہ 35)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

محترمہ افشاں مبشر صاحبہ

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا:

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ ۭ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

(سورۃ آل عمران 32:3)

تو کہہ دے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ بخش دے گا اور اللہ بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

آنحضرت ﷺ سے محبت ایمان کا لازمی جزو ہے۔ اور ایک مومن کو ہمیشہ یہی کوشش کرنی چاہیے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ اپنی محبت کو بڑھاتا چلا جائے۔ اس کے لیے ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ انسان اُن صالح لوگوں کی سیرت کا مطالعہ کرے جن کا عشقِ رسولؐ ظاہر و باہر ہے اور اس فہرست میں سب سے بڑھ کر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ و السلام ہیں۔ آپؑ کے قول اور فعل غرض آپ کی حیاتِ طیبہ سے عشقِ رسولؐ کی بھرپور عکاسی ہوتی ہے اسی لیے لوگ آپ کی زندگی میں آپؑ سے راہنمائی کی درخواست کیا کرتے تھے کہ کیسے وہ بھی آنحضرت ﷺ کی محبت میں بڑھ سکتے ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام میر عباس علی لدھیانوی کے نام اپنے ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

”عاشقِ صادق کی طرح قول سے، فعل سے، مدح سے، ثنا سے، متابعت سے فنا فی الرسول ہو جائیں کہ سب برکات اسی میں ہیں۔“

(مکتوباتِ احمدؑ، جلد اول، صفحہ 544)

جہاں آپؑ نے دوسروں کو عشق رسولؐ کے یہ سبق سکھائے ہیں وہاں بڑے احسن رنگ میں خود عمل کر کے بھی دکھایا ہے۔ اس مضمون میں مکتوباتِ احمدؑ کے مندرجہ بالا فقرے کی روشنی میں حضور علیہ السلام کی سیرت کو پیش کیا گیا ہے۔

قول سے

آنحضرت ﷺ کی محبت، آپؐ کی شان، مقام و مرتبہ میں آپؑ کے ارشادات اور اقوال نہایت ہی وجد آفریں اور قابلِ رشک ہیں اور اس کثرت سے ہیں کہ ان کو کسی ایک مضمون میں بیان کرنا ممکن نہیں، بطور نمونہ ایک اقتباس ذیل میں پیش ہے:

”میں ہمیشہ تعجب کی نگہ سے دیکھتا ہوں کہ یہ عربی نبی جس کا نام محمد ہے (ہزار ہزار درود وسلام اُس پر) یہ کس عالی مرتبہ کا نبی ہے۔ اس کے عالی مقام کا انتہا معلوم نہیں ہوسکتا اور اس کی تاثیر قدسی کا اندازہ کرنا انسان کا کام نہیں۔ افسوس کہ جیسا حق شناخت کا ہے اس کے مرتبہ کو شناخت نہیں کیا گیا۔ وہ توحید جو دنیا سے گم ہو چکی تھی وہی ایک پہلوان ہے جو دوبارہ اس کو دنیا میں لایا۔ اس نے خدا سے انتہائی درجہ پر محبت کی اور انتہائی درجہ پر بنی نوع کی ہمدردی میں اس کی جان گداز ہوئی۔ اس لئے خدا نے جو اس کے دل کے راز کا واقف تھا اس کو تمام انبیاء اور تمام اوّلین و آخرین پر فضیلت بخشی اور اُس کی مرادیں اُس کی زندگی میں اس کو دیں۔“

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 118-119)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

”وہ انسان جس نے اپنی ذات سے اپنی صفات سے اپنے افعال سے اپنے اعمال سے اور اپنے روحانی اور پاک قویٰ کے پُرزور دریا سے کمالِ تام کا نمونہ علماً و عملاً و صدقاً و ثباتاً دکھلایا اور انسانِ کامل کہلایا... وہ انسان جو سب سے زیادہ کامل اور انسان کامل تھا اور کامل نبی تھا اور کامل برکتوں کے ساتھ آیا جس سے روحانی بعث اور حشر کی وجہ سے دنیا کی پہلی قیامت ظاہر ہوئی اور ایک عالم کا عالم مرا ہوا اُس کے آنے سے زندہ ہوگیا وہ مبارک نبی حضرت خاتم الانبیاء امام الاصفیاء ختم المرسلین فخر النبیین جناب محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں۔ اے پیارے خدا اس پیارے نبی پر وہ رحمت اور درود بھیج جو ابتداء دنیا سے تو نے کسی پر نہ بھیجا ہو۔“

(اتمام الحجۃ۔ روحانی خزائن، جلد 8، صفحہ 308)

فعل سے

اپنے فعل سے بھی محبت رسولؐ کا عمدہ نمونہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دکھایا ہے اور اس میں بھی بہت سے واقعات ہیں کبھی آپؑ فرط

محبت میں حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شعر کُنْتَ السَّوَادَ لِنَاظِرِی گنگناتے جاتے ہیں اور نم آنکھوں سے آرزو کرتے ہیں کہ کاش یہ شعر میری زبان سے نکلا ہوتا اور کبھی غیرت رسولؐ میں آپؑ لیکھرام جیسے گستاخ رسول کے سلام کا جواب دینا گوارا نہیں کرتے۔ غرضیکہ متعدد واقعات ہیں جہاں فعلاً آپ نے عشق رسولؐ کا فطرتی نمونہ دکھایا ہے۔

جن ایام میں عیسائی پادری ڈپٹی عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ ہو رہا تھا ان دنوں گرمی بہت تھی، بار بار پانی کی ضرورت پڑتی۔ اس جگہ ایک کنواں بھی تھا جو عیسائیوں کی تحویل میں تھا لیکن آنحضرت ﷺ کی شانِ اقدس میں عیسائیوں کی گستاخیوں کی وجہ سے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام سخت گرمی کے باوجود ان کے کنویں سے پانی پینا پسند نہ فرماتے تھے بلکہ اپنے استعمال کے لیے حسبِ ضرورت پانی اپنے ساتھ لے کر جاتے تھے۔ ناموسِ رسالت کے لیے دلی محبت اور غیرت کا کیسا ایمان افروز نمونہ ہے۔

(مرزا بشیر احمد صاحبؓ، سیرت المہدی، حصہ پنجم، صفحہ 198)

ایک دفعہ آریہ صاحبان نے وچھووالی لاہور میں ایک جلسہ منعقد کیا اور اس میں شرکت کرنے کے لیے تمام مذاہب کے ماننے والوں کو دعوت دی۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی باصرار درخواست کی کہ آپؑ بھی اس بین الادیان جلسہ کے لیے کوئی مضمون تحریر فرمائیں اور وعدہ کیا کہ جلسہ میں کوئی بات خلافِ تہذیب اور کسی مذہب کی دلآزاری کا رنگ رکھنے والی نہیں ہوگی۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک ممتاز حواری حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ کو جو بعد میں جماعت احمدیہ کے خلیفۃ المسیح الاوّل ہوئے بہت سے احمدیوں کے ساتھ لاہور روانہ کیا اور اُن کے ہاتھ ایک مضمون لکھ کر بھیجا جس میں دین محمدؐ کے محاسن بڑی خوبی کے ساتھ اور بڑے دلکش رنگ میں بیان کئے گئے تھے۔ مگر جب آریہ صاحبان کی طرف سے مضمون پڑھنے والے کی باری آئی تو اُس نے اپنی قوم کے وعدوں کو بالائے طاق رکھ کر اپنے مضمون میں رسول پاک ﷺ کے خلاف انتہا زہر اُگلا اور ایسا گند اُچھالا کہ خدا کی پناہ۔ جب اس جلسہ کی اطلاع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پہنچی اور جلسہ میں شرکت کرنے والے احباب قادیان واپس آئے تو آپ حضرت مولوی نورالدین صاحب اور دوسرے احمدیوں پر سخت ناراض ہوئے اور بار بار جوش کے ساتھ فرمایا کہ جس مجلس میں ہمارے رسولؐ اللہ کو بُرا بھلا کہا گیا اور گالیاں دی گئیں تم اُس مجلس میں کیوں بیٹھے رہے؟ اور کیوں نہ فوراً اُٹھ کر باہر چلے آئے؟ تمہاری غیرت نے کس طرح برداشت کیا کہ تمہارے آقا کو گالیاں دی گئیں اور تم خاموش بیٹھے سُنتے رہے؟ اور پھر آپؑ نے بڑے جوش کے ساتھ یہ قرآنی آیت پڑھی کہ (سورۃ نساء۔ آیت 140) یعنی اے مومنو! جب تم سنو کہ خدا کی آیات کا دل آزار رنگ میں کفر کیا جاتا اور اُن پر ہنسی اُڑائی جاتی ہے تو تم ایسی مجلس سے فوراً اُٹھ جایا کرو تاوقتیکہ یہ لوگ کسی مہذبانہ انداز گفتگو کو اختیار کریں۔

اس مجلس میں حضرت مولوی نورالدین صاحبؓ (خلیفۃ المسیح الاوّل) بھی موجود تھے اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ پر ندامت کے ساتھ سر نیچے ڈالے بیٹھے رہے بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس غیورانہ کلام سے ساری مجلس ہی شرم و ندامت سے کٹی جارہی تھی۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔ صفحہ 31-33)

مدح و ثنا سے

آپؑ کے قلم سے آنحضرت ﷺ کی مدح و ثنا میں بے شمار فقرات نکلے ہیں نظم میں بھی اور نثر میں بھی۔ یہ مدح و ثنا ظاہر کرتی ہے کہ ذکر الٰہی کے بعد آپ کس قدر ذکرِ رسولؐ میں وقت گزارتے تھے کیونکہ جب تک انسان کسی کی یاد میں اس قدر غرق نہ ہو اس قسم کے شعر کہنا اور اس قسم کی نثر لکھنا ناممکن ہے۔ بہر کیف آپؑ کے شعری کلام (عربی، اردو اور فارسی) میں سے بطور نمونہ دو دو شعر درج کیے جاتے ہیں:

جِسمِي يَطِيرُ اِلَيكَ مِن شَوقٍ عَلاَ
يَا لَيتَ كَانَت قُوَّتُ الطَّيرَانِ

(القصیدہ)

میرا جسم تو شوق غالب سے تیری طرف اڑنا چاہتا ہے۔ اے کاش! مجھ میں اڑنے کی طاقت ہوتی۔

پھر فرماتے ہیں:

وَلَوْ كَانَ مَاءٌ مِثلَ عَسَلٍ بِطَعْمِهٖ
فَوَاللّٰهِ بَحْرُ الْمُصْطَفٰى مِنْهُ اَعْذَبُ

یعنی اگر پانی اپنے مزہ میں شہد کی مانند ہوتا تو خدا کی قسم! محمد مصطفی ﷺ کا سمندر اس سے بہت زیادہ شیریں اور میٹھا ہے۔

اردو نظمیں بھی عشق رسولؐ سے بھری ہوئی ہیں، فرماتے ہیں:

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ، دلبر میرا یہی ہے

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

ربط ہے جانِ محمد سے میری جاں کو مدام
دل کو وہ جام لبالب ہے پلایا ہم نے

(درِّثمین)

آپؑ کا فارسی کلام بھی عشق رسول کے وجد آفریں اشعار سے پُر ہے، فرمایا:

بعد از خدا بعشقِ محمد مخمرم
گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

خدا کے بعد میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں سرشار ہوں۔ اگر یہی کفر ہے تو خدا کی قسم میں سخت کافر ہوں۔

پھر فرماتے ہیں:

دگر استاد را نامے نہ دانم
کہ خواندم در بستانِ محمدؐ

یعنی میں کسی اور استاد کا نام نہیں جانتا، روحانی معارف کے لیے تو میں نے صرف اور صرف محمد مصطفیٰ ﷺ کے مدرسہ سے تعلیم پائی ہے۔

متابعت سے

مضمون کے آغاز میں قرآنی فرمان فَاتَّبِعُوْنِیْ کا ذکر ہوا ہے یعنی محبت الٰہی پانے کے لیے اتباعِ رسولؐ شرط ہے پس متابعت رسولؐ کے لحاظ سے بھی آپ کا قدم فرمانِ رسولؐ کی اقتدا میں چلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ ایک مقدمہ کی پیروی کے سلسلہ میں آپ کا قیام گورداسپور میں تھا۔ سخت گرمی کا موسم تھا، آپ کے آرام کے خیال سے خدام نے ایک مکان کی کھلی چھت پر آپ کی چارپائی بچھائی۔ آپؑ تشریف لائے تو دیکھا کہ چھت پر کوئی منڈیر یا پردہ کی دیوار نہیں۔ آپ نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور خدام سے فرمایا کہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ ہمارے محبوب آقا ﷺ نے ایسی چھت پر سونے سے منع فرمایا ہے۔ آپؑ نے وہاں سونے سے انکار فرما دیا اور سخت گرمی کے باوجود رات ایک کمرے میں گزاری۔

(سیرت طیبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ۔
مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ، صفحہ 109-110)

اسی جگہ پر حضور کے اطاعتِ رسولؐ کا ایک اور واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت میاں صاحبؓ فرماتے ہیں:

ایک اور موقعہ پر جب کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام اپنے کمرے میں تشریف رکھتے تھے اور اُس وقت باہر سے آئے ہوئے کچھ مہمان بھی آپؑ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے دروازے پر دستک دی اِس پر حاضر الوقت لوگوں میں سے ایک شخص نے اُٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے اُن صاحب کو اُٹھتے دیکھا تو جلدی سے اُٹھے اور فرمایا:

”ٹھہریں ٹھہریں مَیں خود دروازہ کھولوں گا آپ مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہیے۔“

یہ ایک جھلک ہے آنحضرت ﷺ کے عاشق صادق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے اقوال و افعال کی، پس آئیں اور اس عاشق صادق سے فنا فی الرسولؐ کے اسباق سیکھتے ہوئے اپنے قول سے، فعل سے، مدح سے، ثنا سے اور متابعت سے آنحضرت ﷺ کی محبت پیدا کرنے کی کوشش کریں کہ سب برکات اسی میں ہیں۔

*****

اعلان نکاح

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مکرم پروفیسر عبدالسمیع خاں صاحب جامعہ احمدیہ کینیڈا و سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل ربوہ اور محترمہ شائستہ پروین صاحبہ کی دختر نیک اختر محترمہ فریحہ سمیع صاحبہ پیس ولیج کینیڈا کے نکاح کا اعلان 2/دسمبر 2023 کو مسجد بیت الاسلام کینیڈا میں بعد نماز ظہر و عصر مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے مکرم محمد سعد سلطان صاحب برینٹ فورڈ کینیڈا ابن منور سلطان صاحب (صدر حلقہ شہزاد کالونی فیصل آباد) اور محترمہ امۃ المتین صاحبہ کے ساتھ 20 ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر فرمایا۔ اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے اس رشتہ کی کامیابی اور کامرانی کے لئے اجتماعی دعا کرائی جس میں جامعہ احمدیہ کینیڈا کے اساتذہ کرام اور طلبا کے علاوہ کثیر تعداد میں احباب و خواتین نے شرکت کی۔

محترمہ فریحہ سمیع صاحبہ، حضرت فتح دین رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل سے اور مکرم عبد الرشید خان صاحب مرحوم آف خوشاب (صدر محلہ دار العلوم وسطی ربوہ) کی پوتی ہیں۔ مکرم محمد سعد سلطان صاحب قائد مجلس برینٹ فورڈ کینیڈا، مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب مرحوم صدر ساہو والہ 132 ر۔ب سالار والا فیصل آباد کے پوتے اور مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مرحوم درویش قادیان، ناظر امور عامہ و ناظر بیت المال قادیان کے نواسے ہیں۔

ادارہ اس بابرکت تقریب سعید کے موقع پر فریقین کے جملہ اعزا و اقارب کو دلی مبارک باد پیش کرتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواستِ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو فریقین کے لئے مبارک کرے اور دینی اور دنیاوی خوشیوں کا موجب بنائے۔ آمین!

رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

مکرم حافظ علی مرتضیٰ صاحب مربی سلسلہ

رمضان المبارک اسلامی تقویم کا نواں مہینہ ہے اور ’’رمضان‘‘ عربی زبان کا لفظ ہے۔ اور یہ لفظ عربی زبان کے مادہ ’’ر-م-ض‘‘ کا مصدر ہے جس کے معنی سخت گرمی اور تپش کے آتے ہیں۔ امسال محکمہ موسمیات کے مطابق کینیڈا میں رمضان 10 مارچ کی شام سے آغاز کرے گا اور 09 اپریل 2024ء کی شام کو اختتام ہونے کی توقع کی جارہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۙ

(سورۃ البقرۃ 184:2)

اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! تم پر روزے اسی طرح فرض کر دیے گئے ہیں جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ شعبان کے آخری روز آنحضرت ﷺ نے ہمیں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

’’اے لوگو! ایک عظیم مہینہ آ گیا ہے۔ ایک ایسا مہینہ جو بہت مبارک ہے۔ اس میں ایک ایسی رات بھی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے دنوں میں روزہ کو فرض اور اس کی راتوں کے قیام کو طوعی نیکی قرار دیا ہے۔ اس مہینے میں جس نے عام نیکی کے ذریعہ قرب پانے کی کوشش کی تو اس کی مثال اس شخص کی مانند ہو گی جو دوسرے مہینوں میں کوئی فرض ادا کرتا ہے۔ اور جو کوئی اس مہینے میں ایک فرض ادا کرے گا تو اس کا اجر عام دنوں کی ستر نیکیوں کے برابر ہو گا۔ اور یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ باہمی ہمدردی اور دلداری کا مہینہ ہے۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس میں مومن کے رزق میں برکت اور اضافہ کیا جاتا ہے۔ جو شخص اس ماہ میں کسی روزہ دار کی افطاری کرائے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں اور اس کی گردن آگ سے آزاد ہو جاتی ہے اور اسے روزہ دار کی طرح ثواب ملتا ہے۔ اگرچہ روزہ دار کے اجر میں اس سے کوئی کمی واقع نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر ایک کو یہ توفیق کہاں کہ وہ روزہ دار کی افطاری کا حق ادا کر سکے۔ آپؐ نے فرمایا یہ اجر تو اس شخص کو بھی ملتا ہے جو ایک گھونٹ دودھ پر یا ایک کھجور یا صرف پانی کے ایک گھونٹ سے ہی روزہ کھلواتا ہے۔ البتہ جو شخص روزہ دار کو پیٹ بھر کر کھلائے گا تو اسے اللہ تعالیٰ میرے حوض سے ایسا سیراب کرے گا کہ وہ جنت میں جانے تک پیاس محسوس نہیں کرے گا۔ آپؐ نے پھر فرمایا کہ یہ رمضان کا مہینہ ایسا بابرکت ہے کہ اس کے ابتداء میں رحمت ہے۔ درمیان میں مغفرت ہے۔ آخر میں آگ سے نجات ہے۔ جو شخص اس ماہ میں غلام یا مزدور کے روزہ ہونے کے باعث اس کے کام میں تخفیف کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے کام میں تخفیف کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے معاف فرمائے گا اور اسے عذاب سے مخلصی بخشے گا۔‘‘

(مشکاۃ المصابیح- کتاب الصوم، الفصل الثالث، جلد دوم، صفحہ 202-203، مکتبہ محمدیہ، طبع 2005)

رسول اللہ ﷺ نے رمضان کی اہمیت اور برکات کو یوں بیان فرمایا کہ:

عن ابی ھریرۃ ؓ قال قال رسول اللہ ﷺ: اتاکم رمضانُ، شھر مبارک، فرض اللہ عز و جل علیکم صیامہ، تفتح فیہ ابواب السماء، و تغلق فیہ ابواب الجحیم، و تُغل فیہ مردۃ الشیاطین- فیہ لیلۃ خیر من الف شھر، من حُرِم خیرَھا فقد حُرِم-

(مسند احمد بن حنبل- جلد دوم، صفحہ 11، مسند ابی ھریرۃ)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے پاس رمضان آیا ہے۔ یہ برکت والا مہینہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزوں کو تم پر فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے

کھول دیے جاتے ہیں۔ اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں۔ اور سرکش شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔ اس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ جو کوئی اس رات کی خیر سے محروم کر دیا گیا وہ ہر بھلائی سے محروم کر دیا گیا۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ حضرت ابوہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رمضان آتا ہے تو آسمان (یعنی جنت) کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور شیاطین کو جکڑ دیا جاتا ہے۔

(صحیح البخاری۔ کتاب الصوم ، باب ھل یقال رمضان ---)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ان احادیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ:

”اس حدیث سے یہ مراد نہیں کہ رمضان کے مہینے میں دنیا میں کوئی بھی ایسا نہیں ہو گا جو دوزخی کام کرے اور ہر وہ شخص جس پر رمضان کا مہینہ گذر رہا ہے خواہ مومن ہو یا کافر ہو اس کے لئے جنت کے دروازے کھل جائیں گے اور جہنم کے دروازے بند ہو جائیں گے۔

امر واقعہ یہ ہے کہ اگر مومن بھی ہو یعنی ظاہری طور پر ایمان لاتا ہو لیکن رمضان کا مہینہ دیکھنے کے بعد اس کے تقاضوں کے خلاف بات کرے اور عمداً ایسی باتوں کا ارتکاب کرے جو رمضان کے منافی ہیں بلکہ عام دنوں کے بھی منافی ہیں تو ایسے شخص پر تو جہنم کے دروازے زیادہ زور سے کھولے جائیں گے۔ دراصل یہ خوشخبری ہے محض ان مومنوں کے لئے جو حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں اور قرآن کی اطاعت کے دائرے میں رہتے ہیں۔......

پس اس پہلو سے دروازے جب کھولے جاتے ہیں تو ان پر کھولے جاتے ہیں جو اللہ اور رسول کی اطاعت میں وقت گذارتے ہیں نہ کہ ان لوگوں کے لئے جن پر یہ مبارک مہینہ طلوع ہوا لیکن اس کی طرف پیٹھ پھیر کر اس کے سارے تقاضوں کو جھٹلا دیا۔ اس کے سارے تقاضوں کو رد کر دیا۔ ایسے لوگوں پر تو جہنم پہلے سے زیادہ بھڑکنے کے احتمالات ہیں بجائے اس کے کہ جہنم کے دروازے بند ہوں۔“

(خطباتِ طاہرؒ۔ جلد15، صفحہ 66-65)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام رمضان کی اہمیت اور اس کی عظمت کے متعلق بیان فرماتے ہیں کہ:

”شَھْرُ رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْہِ الْقُرْاٰنُ سے ماہ رمضان کی عظمت معلوم ہوتی ہے۔صوفیاء نے لکھا ہے کہ یہ ماہ تنویرِ قلب کے لئے عمدہ مہینہ ہے۔ کثرت سے اس میں مکاشفات ہوتے ہیں۔صلوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور صوم تجلّی قلب کرتا ہے۔ تزکیہ نفس سے مراد یہ ہے کہ نفس امارہ کی شہوات سے بُعد حاصل ہو جائے اور تجلّی قلب سے مراد یہ ہے کہ کشف کا دروازہ اس پر کھلے کہ خدا کو دیکھ لے۔“

(ملفوظات۔ جلد چہارم، صفحہ 256)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رمضان المبارک کی برکات کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ:

”رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے۔ یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازہ پر چلا جاتا ہے۔ ... سو اس رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں۔ ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہوسکتی ہے۔ اور ہر لمحہ قبولیت دعا کا لمحہ بن سکتا ہے۔ اگر دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے۔ لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہی ہے کہ اُس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تا کہ وہ لوگ جو خود نہیں اٹھ سکتے ان کو ایک نظام کے ماتحت اٹھنے کی عادت ہو جائے اور ان کی غفلتیں اُن کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔“

(تفسیر کبیر۔ جلد دوم، صفحہ 383-382)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ مورخہ 23 جون 2017ء میں فرماتے ہیں۔

”آنحضرت ﷺ نے ایک رمضان سے دوسرے رمضان کے درمیان ہونے والے گناہوں کی معافی کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک ہونے والے چھوٹے گناہوں کو بھی معاف فرما دیتا ہے۔ لیکن یہ واضح ہونا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ نے گناہوں سے معافی کے جو ذرائع بتائے ہیں وہ آپ ایک ترتیب سے بیان فرما رہے ہیں۔ پہلے نماز، پھر جمعہ، پھر رمضان۔ پس اس ترتیب سے یہ غلط فہمی دُور ہو جانی چاہئے کہ صرف سال کے بعد رمضان کی عبادتیں ہی گناہوں سے معافی کا ذریعہ ہیں۔

(بقیہ صفحہ 35)

رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

مکرم خالد محمود نعیم صاحب نیشنل سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کینیڈا

رمضان المبارک میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے ۔ اور رمضان میں تو آپؐ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی۔ اور آپؐ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جود وسخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری۔کتاب بدالوحی، حدیث نمبر 5)

زکوٰۃ

اسلام کے بنیادی ارکان میں سے ایک رکن ہے اور حسب شرائط اس کی ادائیگی ضروری ہے۔اس بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

”سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کیا کرو گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ کے لائق ہے زکوٰۃ دے۔“

(کشتی نوح۔روحانی خزائن جلد19،صفحہ 15)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے زکوٰۃ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا:

”ایک اہم چندہ ہے جس کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں وہ زکوٰۃ ہے۔زکوٰۃ ایک نصاب ہے اور معین شرح ہے۔عموماً اس کی طرف کم توجہ دی جاتی ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔24/اگست 2004ء)

حضور انور نے خطبہ جمعہ 31 /مارچ2006ء میں فرمایا:

”یہ بنیادی حکم ہے۔جن پر زکوٰۃ واجب ہے اُن کو ضرور ادا کرنی چاہئے اور اس میں بھی کافی گنجائش ہے۔بعض لوگوں کی رقمیں کئی کئی سال بنکوں میں پڑی رہتی ہیں اور ایک سال کے بعد بھی اگر رقم جمع ہے تو اُس پر بھی زکوٰۃ دینی چاہئے۔ پھر عورتوں کے زیورات ہیں اُن پر زکوٰۃ دینی چاہئے...یہ ایک بنیادی حکم ہے اس پر بہرحال توجہ دینے کی ضرورت ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔21/اپریل 2006ء)

زکوٰۃ چندوں کا متبادل نہیں ہے۔زکوٰۃ صرف مرکزی طور پر ہی تقسیم کی جاسکتی ہے۔کوئی فرد اپنی مرضی سے زکوٰۃ کسی کو نہیں دے سکتا۔البتہ زکوٰۃ کے مستحق افراد کے نام جماعت کو بھجوائے جاسکتے ہیں۔

زکوٰۃ کا نصاب

- چاندی : 52.5 تولہ (612 گرام)
- سونا یا سونے کے زیورات وغیرہ : 7.5 تولہ (87.5 گرام)

اگر ایک سال سے زائد عرصہ تک 52.5 تولہ چاندی یا 7.5 تولہ سونا کسی کے پاس رہے تو اس پر زکوٰۃ اڑھائی فی صد 2.5٪ کے حساب سے واجب الادا ہوتی ہے۔

- اسی طرح ایک سال یا اس سے زائد عرصہ سے سات ہزار چھ سو ڈالر ($7600) (جو کہ آج کل تولہ سونے کی قیمت ہے) یا اس سے زائد جمع شدہ رقوم پر اڑھائی فی صد (2.5٪) کے حساب سے زکوٰۃ واجب الادا ہوتی ہے۔

احباب اور خاص طور پر بہنوں سے درخواست ہے کہ اگر اُن پر زکوٰۃ واجب ہے تو وہ رمضان المبارک میں اپنی زکوٰۃ ادا کر دیں۔

صدقۃ الفطر

- فدیہ کی شرح پانچ کینیڈین ڈالر فی روزہ مقرر ہے۔
- کینیڈا میں فطرانہ کی شرح چار کینیڈین ڈالر فی کس ہے۔
- اسی طرح ہر کمانے والے کو کم از کم دس کینیڈین ڈالر فی کس عید فنڈ ادا کرنا چاہئے۔عید فنڈ بھی نماز عید سے قبل ادا کرنا چاہئے۔

یاد رہے کہ فدیہ ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ کا مقصد کم وسائل والے احباب کو اشیائے خوردونوش اور اخراجات عید اور پارچہ جات وغیرہ کی ضروریات کے لئے رقم کی فراہمی ہے ۔اس لئے فدیہ ، فطرانہ اور عید فنڈ وغیرہ رمضان المبارک شروع ہوتے ہی ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔تا کہ مستحق احباب تک جلد از جلد پہنچ سکے۔

جماعت احمدیہ میں مالی نظام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ میں حیرت انگیز مالی نظام قائم ہے اور ان مالی قربانیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے اموال اور نفوس میں روز بروز غیر معمولی برکتیں عطا فرما رہا ہے۔الحمد للہ۔

(بقیہ صفحہ 35)

مجلس شوریٰ: اہمیت، نمائندگان شوریٰ کی ذمہ داریاں اور فرائض

مکرم پروفیسر آصف احمد خاں صاحب، جامعہ احمدیہ کینیڈا

اللہ تعالیٰ نے مومنین کو باہمی مشاورت کی نہایت مبارک تعلیم فرمائی ہے۔ جیسا کہ فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اسْتَجَابُوْا لِرَبِّهِمْ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ ۠ وَاَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ ۠ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ۝

(سورۃ الشوریٰ 39:42)

ترجمہ: اور جو اپنے ربّ کی آواز پر لبیک کہتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور اُن کا امر باہمی مشورہ سے طے ہوتا ہے اور اس میں سے جو ہم نے اُنہیں عطا کیا خرچ کرتے ہیں۔

آنحضور ﷺ اپنے صحابہؓ سے اکثر معاملات میں مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ اور سیرت النبی ﷺ کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ نے تمام اہم مواقع پر اپنے صحابہؓ سے مشورہ فرمایا، اور خلفاء راشدینؓ نے بھی اس مبارک طریق پر ہمیشہ عمل کیا۔ آنحضور ﷺ کی واضح نصیحت بھی یہی ہے کہ مسلمان اپنے معاملات کو مشورہ سے حل کریں۔ ایک روایت میں ہے کہ:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ اگر آپؐ کے بعد ہمیں کوئی ایسا معاملہ درپیش ہو جس کے بارہ میں قرآن میں کوئی واضح حکم نہ ہو تو اور نہ ہی آپؐ کے کسی ارشاد کا علم ہو تو پھر ہم کیا کریں آپؐ نے فرمایا میری امت کے عبادت گزاروں کو جمع کرو اور ان کے ساتھ مشاورت کرو صرف اکیلی رائے سے کوئی فیصلہ نہ کرو۔

(درمنثور۔ جلد نمبر 6، صفحہ 10، سورۃ الشوریٰ)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آنحضور ﷺ اور خلفاء راشدینؓ کے مشورہ لینے کے یہ طریق بیان فرمائے ہیں۔ جب مشورہ کے قابل کوئی معاملہ درپیش ہوتا تو ایک شخص اعلان کرتا کہ لوگ جمع ہو جائیں اس پر لوگ جمع ہو جاتے… لوگ جمع ہو کر مشورہ کر لیتے اور معاملہ کا فیصلہ رسول کریم ﷺ یا خلیفہ کر دیتے۔ دوسرا طریق مشورہ کا یہ تھا کہ وہ خاص آدمی جن کو رسول کریم ﷺ مشورہ کا اہل سمجھتے ان کو الگ جمع کر لیتے۔ باقی لوگ نہیں بلائے جاتے تھے۔ تیسرا طریق یہ تھا کہ آپؐ کسی خاص معاملہ جس میں آپؐ سمجھتے تھے کہ دو آدمی بھی جمع نہ ہونے چاہئیں علیحدہ علیحدہ مشورہ لیتے۔ پہلے ایک کو بلالیا اس سے گفتگو کر کے اس کو روانہ کر دیا اور دوسرے کو بلالیا۔

(سوانح فضل عمرؓ۔ جلد 2، صفحہ 179)

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوۃ و السلام بھی خاص معاملات میں اپنے صحابہؓ سے مشورہ فرمایا کرتے تھے۔ یہ مشاورت بعض اوقات قریب رہنے والے صحابہؓ سے ہوتی اور بعض نہایت اہم اجتماعی معالات کے لئے آپؑ نے جلسہ سالانہ پر آئے ہوئے احباب کے ساتھ مشاورت فرمائی۔ جماعت احمدیہ میں مشاورت کا سلسلہ کسی نہ کسی رنگ میں ہمیشہ جاری رہا۔ جماعت کی غیر معمولی ترقی اور پھیل جانے کے بعد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 1922ء میں جماعت میں مشاورت کا ایک باقاعدہ منظم نظام جاری فرمایا اور اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نظام شوریٰ انہی بنیادوں پر خلیفۃ المسیح کی سرپرستی و رہنمائی میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا اہم ادارہ بن چکا ہے۔

نمائندگان کے انتخاب کے متعلق نصیحت

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”جماعت احمدیہ میں نظام شوریٰ خلفاء سلسلہ کی ہدایات اور رہنمائی سے نہایت مستحکم بنیادوں پر قائم ہو چکا ہے۔ اس طریق کے مطابق مجلس مشاوت سے قبل نمائندگان شوریٰ کا انتخاب منعقد ہوتا ہے۔ انتخاب کے قواعد و ضوابط بھی موجود ہیں۔ ان قواعد کی بنیاد تقویٰ کی روح ہے۔“

اس کی اہمیت کے متعلق حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

”پس یہاں ممبران جماعت پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ صرف اپنی دوستی اور رشتہ داری یا تعلق داری کی وجہ سے ہی شوریٰ کے نمائندے منتخب نہیں کرنے بلکہ ایسے لوگ جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں، کیونکہ تم جس ادارے کے لئے یہ نمائندگان منتخب کر کے بھجوا رہے ہو یہ بڑا مقدس ادارہ ہے اور نظام خلافت کے بعد نظام شوریٰ کا ایک تقدس ہے۔ اس لئے بظاہر سمجھدار اور نیک لوگ جو عبادت کرنے والے اور تقویٰ پر قدم مارنے والے ہوں اُن کو منتخب کرنا چاہئے اور جب

ایسے لوگ چنو گے تبھی تم رحمت کے وارث بنو گے ورنہ دنیادار لوگ تو پھر ویسے ہی اخلاق دکھائیں گے جیسے ایک دنیا دار دنیاوی اسمبلیوں میں، پارلیمنٹوں میں دکھاتے ہیں۔ پس افراد جماعت کی طرف سے اس امانت کا حق جو اُن کے سپرد کی گئی ہے اس وقت ادا ہو گا جب تقویٰ پر چلتے ہوئے اپنے شوریٰ کے نمائندے منتخب کریں گے۔"

(خطبہ جمعہ 24/ مارچ 2006ء فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

شَاوِرُوا الْفُقَهَآءَ وَالْعَابِدِيْن

(کنزالاعمال۔ جلد 2، جزو3، کتاب الاخلاق، حرف میم "المشورۃ" نمبر7188 طبع ثانی 2004ء)

کہ سمجھدار اور عبادت گزار لوگوں سے مشورہ کرو۔

اس لئے جماعت میں یہ طریق رائج ہے کہ ایسے لوگ جو بظاہر نظام جماعت کے پابند بھی ہوں، مالی قربانی کرنے والے بھی ہوں، عبادتیں کرنے والے بھی ہوں وہ مرکزی شوریٰ کے لئے اپنے میں سے نمائندے چنتے ہیں جو مجلس شوریٰ میں بیٹھ کر تقویٰ کی راہوں پر قدم مارتے ہوئے مشورے دیتے ہیں یا دینے چاہئیں۔۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ مارچ 2006ء)

مجلس شوریٰ کے فیصلوں کی اہمیت

مجلس شوریٰ میں جو تجاویز دی جاتی ہیں اور خلیفہ وقت جن کی منظوری عطا فرماتے ہیں جو فیصلے کئے جاتے ہیں ان کی ایک خاص اہمیت اور تقدس ہے۔ اس کے متعلق چند ارشادات درج ذیل ہیں۔

مجلس شوریٰ کے فیصلو ں کی اہمیت کے بارے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"مجلس شوریٰ میں جو فیصلہ ہوتا ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ وہ خلیفہ کا فیصلہ ہے کیونکہ ہر امر کا فیصلہ مشورہ لینے کے بعد خلیفہ ہی کرتا ہے۔ اس لئے ان فیصلوں کی پوری پوری تعمیل ہونی چاہئے۔"

(رپورٹ مجلس مشاورت 1930، صفحہ 36)

"جیسا کہ ہم جانتے ہیں جماعت میں مجلس شوریٰ کا ادارہ نظام جماعت اور نظام خلافت کے کاموں کی مدد کے لئے انتہائی اہم ادارہ ہے۔ اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول اس سلسلہ میں بڑا اہم ہے کہ لَا خِلَافَةَ اِلَّا بِالْمَشْوَرَة کہ بغیر مشورے کے خلافت نہیں ہے۔ اور یہ قول قرآن کریم کی ہدایت اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ کے عین مطابق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے ہر اہم کام میں مشورہ لیا کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ آیت سے واضح ہے مشورہ لینے کا حکم تو ہے لیکن یہ حکم نہیں کہ جو اکثریت رائے کا مشورہ ہو اُسے قبول بھی کرنا ہے۔ اس لئے وضاحت فرما دی کہ مشورہ کے بعد مشورہ کے مطابق یا اُسے ردّ کرتے ہوئے، اقلیت کا فیصلہ مانتے ہوئے یا اکثریت کا فیصلہ مانتے ہوئے جب ایک فیصلہ کر لو، کیونکہ بعض دفعہ حالات کا ہر ایک کو پتہ نہیں ہوتا اس لئے مشورہ ردّ بھی کرنا پڑتا ہے۔ تو پھر یہ ڈرنے یا سوچنے کی ضرورت نہیں کہ ایسا نہ ہو جائے، ویسا نہ ہو جائے۔ پھر اللہ پر توکل کرو اور جس بات کا فیصلہ کر لیا اس پر عمل کرو۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 24/ مارچ 2006ء)

ایجنڈا اور تجاویز

جماعت احمدیہ میں مشاورت کا جو نظام رائج ہے اس کے تحت مشاورت کے اجلاس کی کاروائی سے قبل مختلف جماعتوں اور جماعتی اداروں کی طرف سے تجاویز منگوائی جاتی ہیں جو ابتدائی غور وخوض کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں پیش کی جاتی ہیں حضرت خلیفۃ المسیح جن تجاویز کی منظوری مشاورت میں بحث کے لئے فرماتے ہیں وہ ایجنڈے کا حصہ ہوتی ہیں۔

وہ احمدی احباب یا جماعتیں یا ادارے جو تجاویز بھجواتے ہیں ان کے لئے بھی حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بنیادی نصائح بیان فرمائی ہیں جیسے ایک موقعہ پر فرمایا:

"شوریٰ میں ایسے ایجنڈے آنے چاہئیں جو مخالفین کے مقابلہ میں اعلیٰ اور موٴثر ہوں صرف چھوٹی چھوٹی باتوں پہ شوریٰ میں ایجنڈے پیش نہ ہوں ہم نے دنیا کا مقابلہ کرنا ہے۔ اور اسلام کو دنیا میں پھیلانا ہے تو ٹھوس اور جامع منصوبہ بندی اس لحاظ سے ہونی چاہئیے۔ فروعات پر بحث نہ ہو بلکہ واقعہ کو دیکھیں کہ مفید ہے یا مضر ہے کیونکہ اس طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتوں پر بلاوجہ بحثیں چلتی رہتی ہیں اور طول پکڑ جاتی ہیں۔"

(خطاب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ رپورٹ مجلس مشاورت 1922ء، صفحہ 8-13)

نظام شوریٰ کا محور خلیفۃ المسیح

نظام شوریٰ کا محور اور حقیقی روح خلیفۃ المسیح کی بابرکت ذات کی اطاعت ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ:

"مجلس شوریٰ ہو یا صدر انجمن احمدیہ خلیفہ کا مقام بہر حال دونوں کی سرداری ہے... انتظامی لحاظ سے وہ صدر انجمن کا رہنما ہے اور آئین سازی اور بجٹ کی تعیین کے لحاظ سے وہ مجلس شوریٰ کے نمائندوں کے لئے بھی صدر

اور رہنما کی حیثیت رکھتا ہے۔“

(سوانح فضل عمرؓ۔ جلد 2، صفحہ 204)

نمائندگان مجلس شوریٰ کی ذمہ داری

نمائندگان مجلس شوریٰ کی اہم ذمہ داری شوریٰ میں ہونے والے فیصلوں اور اہم پیغامات کو دوسرے لوگوں تک پہنچانا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت کے نمائندگان کو ایک اہم پیغام میں فرمایا:

”یاد رکھیں اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ کے وعدوں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے واضح ارشادات کی روشنی میں خلافت سے تعلق کے نتیجہ میں ہی ایمانی اور عملی ترقی ہوگی۔ چاہے کوئی کتنا ہی بڑا عالم یا مدبر یا بظاہر کسی روحانی مقام پر پہنچا ہوا ہو۔ اگر خلیفہ وقت سے تعلق کا وہ معیار نہیں جو ہونا چاہئے تو جماعتی ترقی یا کسی کی روحانی ترقی میں اس کے مقام کا رتی برابر اثر نہیں ہوگا۔... اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس بات کو اس کی گہرائی میں جاکر سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ میں نے گزشتہ دنوں عملی اصلاح کی بہتری کے تعلق میں خطبات دئے تھے عہدیداران سب سے پہلے اس کے مخاطب ہیں۔ شوریٰ میں تو تمام عہدیداران موجود نہیں ہوتے۔ میں یہ ذمہ داری تمام نمائندگان شوریٰ پر ڈالتا ہوں کہ میرا یہ پیغام ہر عہدیدار تک پہنچادیں اور خود بھی اس پر عمل کریں کہ ہم نے عملی اصلاح کی طرف ایک خاص جذبے اور شوق سے پہلے سے بڑھ کر قدم اٹھانا ہے۔ اور افراد جماعت کے لئے نمونہ بننا ہے۔“

(ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن۔ 27 مارچ 2014ء، صفحہ 2، حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا ممبران شوریٰ 2014ء کے نام اہم پیغام)

مشورہ کے آداب اور طریق

مشورہ ایک بہت بڑی امانت ہے حضرت ابومسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اَلْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ

(سنن ابن ماجہ۔ کتاب الادب، باب المستشار موتمن)

جس سے مشورہ طلب کیا جائے وہ امین ہوتا ہے یا اسے امین ہونا چاہئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رُشد کے مشورہ دیا یعنی بغیر غور و خوض اور عقل استعمال کئے تو اس نے اس سے خیانت کی ہے۔

(الادب المفرد از حضرت امام بخاری صفحہ 57)

پس جب مشورہ مانگا جائے تو اچھی طرح غور و فکر کے بعد اور صداقت اور خلوص و تقویٰ کے ساتھ مشورہ دیا جائے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کے متعلق فرمایا:

”پہلے تو یہ وضاحت کر دوں کہ شَاوَرَ کا لفظ شَارَ سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے شہد کے چھتے میں سے شہد اکٹھا کیا یا نکالا اور اس سے موم کو علیحدہ کیا اور شَاوَرَہ کا مطلب ہے کسی نے کسی سے مشورہ لیا، اس کی رائے لی وغیرہ۔ مشاورت کا اس لحاظ سے یہ مطلب بھی ہوا کہ جس طرح محنت اور احتیاط سے وقت لگا کر چھتے میں سے شہد نکالتے ہو اور اسے بعض ملونیوں سے صاف کرتے ہو، موم سے علیحدہ کرتے ہو تا کہ کھانے کے لئے خالص چیز حاصل ہو اسی طرح مشورے بھی سوچ سمجھ کر غور کر کے اس کا اچھا اور برا دیکھ کر پھر دیئے جائیں تو تب ہی یہ فائدہ مند ہو سکتے ہیں۔ اس لئے جہاں بھی مشورے ہوں اس سوچ کے ساتھ ہوں کہ ہر پہلو کو انتہائی گہری نظر سے اور بغور دیکھ کر پھر رائے دی جائے۔

(12 مارچ 2004ء کے خطبہ جمعہ میں مجلس شوریٰ کی اہمیت)

مشورہ دینے والوں کی خصوصیات اور ذمہ داری

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائندگانِ مشاورت کی دو اہم خصوصیات بیان فرمائی ہیں وہ یہ ہیں۔

”ایک تو یہ لوگ نماز قائم کرنے والے ہیں، اللہ کے آگے جھکنے والے ہیں، اس کے عبادت گزار ہیں اور پھر یہ کہ تمام قومی معاملات میں آپس میں مشورہ کرتے ہیں، بات کو غور سے دیکھتے ہیں، اس کے برے بھلے کا جائزہ لیتے ہیں اور پھر مشورہ دیتے ہیں اور جب پھر ایک فیصلہ پر پہنچ جاتے ہیں تو جو بھی اللہ تعالیٰ نے انہیں توفیق دی ہے، جو بھی استعدادیں دی ہیں ان کے مطابق وہ خرچ کرتے ہیں۔ مشورہ دینے کے بعد دوڑ نہیں جاتے بلکہ مشورے کے بعد اپنے قومی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے ایک رائے پر پہنچ جاتے ہیں پھر عملدرآمد کروانے کے لئے اپنی پوری طاقتوں کو خرچ کرتے ہیں۔ جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ ہم نے اپنے اور اپنی بیوی بچوں کی تربیت کے لئے اور نیکیوں کو قائم کرنے اور نیکیوں میں آگے بڑھنے کے لئے عمل کرنا ہے تو اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے پھر پوری طرح اس کام میں جُت جاتے ہیں اور جب یہ فیصلہ کرتے ہیں کہ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فرستادہ کا پیغام پہنچانا ہے تو پھر اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ دعوت الی

اللہ بھی کرتے ہیں۔ لوگوں کی ہمدردی کی خاطر خدا کا پیغام پہنچاتے ہیں۔ پہلے سے ہمت نہیں ہار دیتے کہ لوگوں نے سننا نہیں ہے دنیا دار لوگ ہیں اور فضول وقت ضائع کرنے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اور پھر جب یہ فیصلہ کر لیتے ہیں کہ قربانیاں کرنی ہیں کیونکہ یہ ہمارے عہدوں میں شامل ہے تو پھر جماعت کے مقاصد کے حصول کے لئے مالی قربانیوں میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں، اپنی جسمانی طاقتوں کو بھی اس کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنے علم کو بھی اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں، اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بھی جماعتی مقاصد کے حصول کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ غرض کہ ایسے لوگوں کے مشورے بھی نیکیاں قائم کرنے کے لئے ہوتے ہیں''۔

(12مارچ 2004ء کے خطبہ جمعہ میں مجلس شوریٰ کی اہمیت)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

''پہلی بات تو یہ ہے کہ: شوریٰ میں جب شامل ہوں تو محض للہ شامل ہوں۔ یعنی جب رائے دیں تو یہ سوچ کر دیں کہ ہم نے اپنی آراء اللہ تعالیٰ کی خاطر دینی ہیں۔ پھر یہ ہے کہ خالی الذہن ہو کر دعا سے شامل ہوں۔ ذاتی باتوں کو دل سے نکال دیں، اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے شوریٰ کے اجلاس کے دوران بھی دعاؤں میں مصروف رہیں اور دعاؤں میں لگے رہیں۔ پھر یہ ہے کہ اپنی رائے منوانے کی نیت نہ ہو۔ کسی کی رائے بھی مفید ہوسکتی ہے۔ یہ نہیں ہے کہ جس طرح دنیا کی پارلیمنٹیں، اسمبلیاں ہوتی ہیں وہاں بحث وتمحیص شروع ہو جاتی ہے۔ بحث کرنے کا کوئی حق نہیں۔ رائے دیں اور بیٹھ جائیں۔ اگر آپ کی رائے میں وزن ہو گا، لوگوں کو پسند آئے گی تو خود اس کے حق میں عمومی رائے بن جائے گی۔ اگر نہیں تو آپ کا کام صرف نیک نیتی سے جو بھی ذہن میں بات آئی اس کا اظہار کرنا تھا، وہ آپ نے کر دیا۔ اور اس کے لئے یہ بھی ہے کہ دوسروں کی رائے کو غور سے سنیں۔''

(خطبہ جمعہ فرمودہ 2 مارچ 2004ء۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل لندن، 9مارچ 2007ء، صفحہ 7)

المجالس بالامانۃ

مجالس میں جن امور پر بات ہوتی ہے، مشورے اور تجاویز اور فیصلے ہوتے ہیں وہ ایک راز ہوتے ہیں۔ سوائے اس کے کہ ان کے اعلان کی اجازت دے دی جائے۔ اس لئے مجالس کی کاروائی کو غیر متعلقہ لوگوں تک پہنچانا درست نہیں۔ جیسا کہ حدیث میں بھی آیا ہے کہ المجالس بالامانۃ۔ مجالس امانت کے ساتھ ہیں۔

فیصلہ جات پر توجہ سے عمل کرنا ضروری ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت پاکستان 2016ء کے موقع پر اپنے خصوصی پیغام میں جو نصائح فرمائی تھیں وہ دنیا کی تمام جماعتوں کے نمائندگان شوریٰ کے لئے مشعل راہ ہیں۔ حضور انور نے فرمایا:

''بعض اوقات دیکھنے میں آیا ہے کہ گزشتہ سال کی تجاویز کو ہی دوبارہ پیش کیا جا رہا ہوتا ہے اگر جماعتوں کو یہ علم ہو کہ یہ تجویز پیش ہو چکی ہے اور ہم نے اس پر عمل کرنا ہے تو جماعتوں کی طرف سے وہ دوبارہ پیش ہی نہ ہو۔ بلکہ کسی فرد جماعت کی لاعلمی کی وجہ سے اگر کوئی تجویز مقامی مجلس عاملہ میں پیش بھی کی گئی ہو تو مقامی عاملہ اس پر شرمندگی کا اظہار کرتے ہوئے وہاں یہ اظہار کرے کہ اس تجویز پر تو خلیفۃ المسیح کی منظوری سے عمل درآمد کے لئے لائحہ عمل آچکا ہے لیکن ہماری کوتاہی ہے کہ ہم نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا اور نہ ہی احباب جماعت کو اس کی اطلاع دی ہے۔ اگر اس شرمندگی کا احساس پیدا ہو جائے تو مجھے امید ہے کہ جماعتیں خود ہی سارا سال اپنی عاملہ کی میٹنگز میں یہ جائزہ لیتی رہیں گی کہ شوریٰ میں جو تجاویز پیش ہوئی تھیں اور جن پر بحث کے بعد خلیفۃ المسیح نے منظوری دی تھی ہم نے پوری توجہ سے ان پر عمل کرنا ہے۔ اور کیا ہم اس پر عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ اور اگر کر رہے ہیں تو اب تک کس حد تک عمل ہو چکا ہے۔ اس طرح سے اگر شوریٰ کے فیصلوں پر توجہ سے عمل ہو تو کوئی وجہ نہیں کہ کسی شخص کے ذہن میں دوبارہ وہی تجویز پیش کرنے کا خیال آئے یا کسی مقامی عاملہ یا عاملہ کے کسی ممبر کے ذہن میں یہ خیال آئے کہ گو یہ تجویز سال دو سال پہلے شوریٰ میں پیش ہو چکی ہے لیکن اس پر عمل نہ ہونے کی وجہ سے اب اسے دوبارہ پیش کیا جانا چاہئے۔ کیونکہ اگر ہم پرانی تجویزوں کو ہی بار بار پیش کرتے رہیں گے تو ہماری ترقی کی رفتار وہ نہیں ہوسکتی جو ہم نے حاصل کرنی ہے۔ ترقی کرنے والی قوموں کیلئے تو ہر قدم آگے بڑھنے والا ہونا چاہیے نہ کہ وہیں رک کر وہ اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کرتے رہیں۔''

(97 ویں مجلس مشاورت پاکستان 2016ء کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا پیغام)
روزنامہ الفضل ربوہ، 4 اپریل 2016ء صفحہ 2)

اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو اور بالخصوص نمائندگانِ مجلس شوریٰ و عہدیداران کو حضرت خلیفۃ المسیح کے ہر حکم پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

مصنوعی ذہانت کے فوائد

Artificial Intelligence - Unlocking Benefits

شعبہ صنعت وتجارت کینیڈا کا معلوماتی جائزہ

جب ہم مصنوعی ذہانت یا Artificial Intelligence کے بارہ میں سنتے ہیں تو ہمارے ذہن میں اس کا کیا تصور اُبھرتا ہے؟

شائد ہمارے ذہن میں کسی شعبدہ بازی کی تخیلاتی تصاویر اُبھر آئیں جو کسی ڈراؤنے خواب کی طرح اندھیروں میں کسی انسان سے چمٹ جاتے ہیں۔اگر آپ عمر کے کسی خاص حصہ میں ہیں تو شاید آپ کے ذہن میں Rosy the Robot کے کارٹون سیریز کی طرف دھیان جائے۔شائد آپ کسی فیکٹری میں کام کرنے والے مشینی آدمیوں کی فوج کے بارہ میں سوچیں گے۔یہ بات تو اکثر تسلیم کرتے ہیں کہ AI دراصل مستقبل کا خواب تھا جو ہماری زندگیوں میں ایسی خاموشی سے داخل ہوا کہ ہمیں خبر ہی نہ ہوئی۔کم از کم مجھے تو اِس کے بارے میں 2022 سے پہلے کچھ پتہ نہ تھا۔

ChatGPT ذہانت سے لیس چیٹ بوٹ ہے جسے OpenAI نے تیار کیا اور نومبر 2022 میں اجراء کیا ۔ یہ OpenAI کے ایک مصنوعی GPT-3.5 اور GPT-4 گروپ کے بڑے لینگوئج ماڈلز کے اوپر بنایا گیا ہے اور نگرانی اور جواب سیکھنے والی دونوں تکنیکوں کا استعمال کرتے ہوئے اسے بہتر بنایا گیا ہے۔اس کا استعمال بڑا دلچسپ تجربہ ہے اور Open AI کے ذریعہ کسی انسان کا مصنوعی ذہانت سے باہمی تعامل اور بات چیت پہلے کبھی سُنا بھی نہ تھا۔تمام عمروں کے لوگ بڑی تیزی سے اس میں شامل ہو رہے ہیں۔

اندازہ لگائیں پانچ دن میں ایک ملین لوگ اس میں شامل ہوئے ہیں۔ ChatGPT تو سرپٹ بھاگ رہا ہے۔اس کو ماہانہ 100ملین استعمال کرنے والے نئے متعارف ہورہےہیں۔ جلد ہی لوگوں کو یہ پتہ لگ گیا کہ یہ تو زندگی کے ہر شعبہ میں بہت کم محنت سے انسان کی ترقی کی منازل طے کرنے میں مدد کرسکتا ہے:

- یہ عام فہم موضوعات پر گیت لکھ سکتا ہے۔
- ہفتہ بھر کی خریداری کی رسیدیں جمع کرکے گروسری سٹور کے لئے شاپنگ لسٹ ترتیب دے سکتا ہے
- بہت سی پروگرامنگ لینگوئج کے لئے ایسے کوڈ بنادیتا ہے جو درحقیقت کوڈ کا کام کریں۔
- ایسے شعراء کے انداز میں شاعری کرسکتا ہے جو صدیوں پہلے اس دنیا سے رخصت ہو چکے۔
- فلسفہ وجودیت کو ایسے بیان کرتا ہے کہ ایک بچے کو بھی سمجھنے میں مشکل نہ آئے۔
- کسی 29سالہ نوجوان کی کسی تقریب کے پروگرام کے بارے میں غوروخوض کرسکتا ہے۔

شعبہ صنعت وتجارت نے مصنوعی ذہانت کے بڑھتے ہوئے طوفان کی لہروں کو جکڑنے کے لئے شمالی امریکہ میں موجود اِس ٹیکنالوجی سے منسلک چوٹی کے ماہرین کو اِس پر غور کرنے اور اپنے خیالات سے ہم سب کو باخبر کرنے کے لئے دعوت دی۔ 9 دسمبر 2023ء کی شام ایوانِ طاہر میپل شہرمیں اس موضوع پر بات کرنے سے پہلے شعبہ صنعت و تجارت نے اِس ٹیکنالوجی کے ماہرین سے طویل مجالس اور گفتگو کے بعد دو گھنٹہ

پروگرام کے شرکاء کا ایک منظر

مکرم عبدالحلیم طیب صاحب نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت خطاب فرمارہے ہیں

کاایک معلوماتی پروگرام ترتیب دیا۔

دو بجکر تیس منٹ پر نیشنل سیکرٹری شعبہ صنعت و تجارت کینیڈا نے پینل کے ممبران کو سٹیج پر آنے کی دعوت دی، اور بتایا کہ آج اِس گفتگو میں درج ذیل ماہرین حصہ لے رہے تھے؛

- چوہدری طاہر احمد صاحب
  CEO FYNITE CORP
- چوہدری عمران وڑائچ صاحب
  RockWell Automation USA
- لقمان اٹھوال صاحب
  CEO Ecom Logistics
- Mr. Mahir Dhandas HOLCIM

پروگرام کا آغاز Mr Wasib Dhandas نے تلاوت قران کریم سے کیا آیات کا انگریزی ترجمہ مکرم آدم الیگزینڈر صاحب نے کیا۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض اسسٹنٹ سیکرٹری شعبہ صنعت وتجارت مکرمی فرحان ملک صاحب ادا کر رہے تھے۔

مکرم عبدالحلیم طیب صاحب نے معزز مہمانوں کو اسٹیج پر خوش آمدید کہتے ہوئے فرمایا کہ ٹیکنالوجی اور ریسرچ نے موجودہ دور میں زبردست ترقی کی ہے ۔مصنوعی ذہانت AI نے ہماری تعلیمی زندگی ،فنِ سیاست اور صحت کے شعبہ کو یکسر بدل دیا ہے AI انڈسٹری انتہائی تیز رفتاری سے ترقی کی جانب رواں ہے۔ لیکن اِس کی اصل حقیقت کیا ہے؟ اور ہمیں مستقبل میں اِس ترقی پذیر ٹیکنالوجی سے پُر امید رہنا چاہیئے یا فکرمند ہونا چاہیئے؟

اِن سوالوں کے جواب معلوم کرنے کے لئے آج ہمارے درمیان بااختیار کاروباری احباب موجود ہیں جن کے تجربات ،جذبات اور اخلاص جماعت کے ہر معیار پر پورے اُترتے ہیں۔ یہ سیمینار ہمیں گراں مایہ حقائق جاننے کا موقع فراہم کرے گا۔

آخر میں آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف ”کشتی نوح“ سے ایک اقتباس پیش کیا۔

کاروائی کے باقاعدہ آغاز کے لئے محترم فرحان ملک صاحب اسسٹنٹ نیشنل سیکرٹری صنعت وتجارت نے مائیک سنبھالا۔

سب سے پہلے Mr. Mahir Dhandas نے تکنیکی اصطلاحات پر مبنی معلوماتی مقالہ پیش کیا۔ Mahir Dhandas مسس ساگا اونٹاریو میں کنکریٹ مصنوعات سپلائز کی ایک وسیع کمپنی میں سینئر پوزیشن میں کام کرتے ہیں، جو ایک سوئس گلوبل بلڈنگ کمپنی کا حصہ ہے۔ آپ نے اپنے پندرہ منٹ کے مضمون میں دنیا میں تکنیکی اعتبار سے آنے والی تبدیلیوں کا مختصر جائزہ پیش کیا اور بتایا کہ AI کیا ہے اور کس طرح تجارتی ترقی کا حصہ بن رہی ہے ۔ اُنھوں نے Chat GPT کی Vision کا AI کے ذریعہ ماحولیاتی دباؤ کا حوالہ بھی پیش کیا۔ انہوں نے AI کے روزمرہ استعمال کے ذریعہ اپنی کمپنی میں بڑھتے ہوئے اثر ورسوخ کا تذکرہ کیا اور بتایا کہ کس طرح HOLCIM سے فائدہ اُٹھا رہی ہے۔

موضوع پر دوسرے مقرر مکرم لقمان اٹھوال صاحب تشریف لائے آپ ای کامرس میں مسلسل ترقی کرنے والے عالمی ادارے انونٹری اور شپنگ کے ماہر ECOM کمپنی کے چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں۔ لاجسٹک اور سامان کی نقل وحمل کا عالمی طور پر انتظام کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ AI اس انڈسٹری کا حرف آخر نہیں ہے لیکن انڈسٹری کو جن چیلنجز کا سامنا ہے اُن پر قابو پانے کے لئے کافی ہے۔ آپ نے بتایا کہ کسی بھی تجارت میں ایسے مراحل آ سکتے ہیں جن کا حل AI کے ذریعہ نکالا جا سکتا ہے۔ آپ نے لوجسٹک کی صنعت میں پیش آنے والے مسائل کا ذکر کیا۔

مکرمی طاہر احمد وڑائچ صاحب FYNITE CORP USA میں چیف ایگزیکٹو کی حیثیت سے کام کر رہے ہیں ۔یہ کمپنی 1997 سے فوڈ پیکیجنگ کا کام کر رہی ہے اور اس فیلڈ میں متواتر ترقی کر کے روزانہ تین ملین فوڈ بیگ تیار کرتی ہے فوڈ آئٹم کو تازہ رکھنا اُن

کی ترجیح ہے۔آپ کی کمپنی پچھلے25 سال کے عرصہ میں بین الاقوامی مقبولیت حاصل کرچکی ہے۔آپ نے AI کو استعمال میں لاکر نتائج کی تیز رفتاری کا موازنہ پیش کیا۔

عمران احمد وڑائچ صاحب RockWell Automation USA میں ایک سینئر ایگزیکٹو کی حیثیت سے کام کررہے ہیں۔نقل وحمل میں تیز رفتاری اور گاہکوں کی خدمت کے حوالے سے آپ کی کمپنی پہچانی جاتی ہے۔آپ کا کہنا ہے کہ AI ڈرائیونگ سیٹ پر نہیں ہوتی بلکہ آپ خود ڈرائیونگ سیٹ پر ہوتے ہیں۔کسی بھی تجارتی ترکیب کا بنیادی جز Automation ہوتا ہے ،مسائل کو سمجھنا،اور حکمت عملی کو اپنانے سے کامیابی حاصل ہوتی ہے۔

AI کے ماہرین کے تجربات اور تحقیقی مقالہ جات کے بعدسوال و جواب کا دور شروع ہوا ۔ یہ انتہائی مفید

سیمینارشام چاربجے اختتام کو پہنچا۔جس کے بعد نیشنل سیکرٹری محترم عبد الحلیم طیب صاحب کے مختصراختتامی خطاب اور اجتماعی دعا کے ساتھ یہ تقریب تمام ہوئی۔ جس کے بعد حاضرین کو اسنیکس اور گرم چائے پیش کی گئی۔حاضرین کی تعداد کا اندازہ 200سے زائد لگایا گیا۔

(نمائندہ خصوصی: مکرم محمد اکرم یوسف صاحب)

ولادتِ باسعادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 19 نومبر 2023ء کو مکرم حسن طاہر صاحب اور محترمہ رائے فائزہ حسن طاہر صاحبہ کیلگری حلقہ میکنائٹ کو بیٹے سے نوازا ہے ۔ اس بچے کا نام ”شاہ میر“ تجویز ہوا ہے ۔

نومولود مکرم پروفیسر محمد سمیع طاہر صاحب سیکرٹری اشاعت کیلگری اور محترمہ ثریا طاہر صاحبہ کا پوتا اور مکرم رائے غلام حیدر صاحب اور محترمہ رقیہ بی بی صاحبہ کا نواسہ ہے ۔

عزیزم شاہ میر محترم محمد شفیع سلیم صاحب کھاریاں ضلع گجرات کا پڑپوتا ہے اور خواجہ غلام نبی آف بلانی ضلع گجرات سابق ایڈیٹر الفضل قادیان کے خاندان سے متعلق ہے ۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے ۔ آمین!

نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے

نماز کا التزام اور پابندی بڑی ضروری چیز ہے تا کہ اوّلاً وہ ایک عادتِ راسخہ کی طرح قائم ہو اور رجوع اِلی اللہ کا خیال ہو۔ پھر رفتہ رفتہ وہ وقت آجاتا ہے کہ انقطاعِ کُلّی کی حالت میں انسان ایک نور اور ایک لذت کا وارث ہو جاتا ہے۔ افسوس ہے مجھے وہ لفظ نہیں ملتے جس میں مَیں غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی بُرائیاں بیان کرسکوں۔

(ملفوظات۔جلد9،صفحہ11،ایڈیشن 1984ء)

”اللہ تعالیٰ کی استعانت جب تک نہ ہو اور خود وہ پاک ذات جب تک توفیق اور طاقت نہ دے کچھ بھی نہیں ہوسکتا“ (ملفوظات۔جلد1،صفحہ 422)

ہر دل پہ محمد عربیؐ کا اب تخت سجایا جائے گا

دنیا کا نظامِ کُہنہ اب دھرتی سے مٹایا جائے گا
دجال کا ہر اک قصر بریں مٹی میں ملایا جائے گا
ہر دل پہ محمد عربیؐ کا اب تخت سجایا جائے گا
اللہ کی اطاعت ہی ہوگی تدبیر علاج دوا چارا
”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا“

خود اپنی جلائی نار میں ہی نمرود جلے گا بالآخر
ہر ایک تکبّر والا سر نیچے کو جھکے گا بالآخر
تقدیر کا آرا ظالم کے سینے پہ چلے گا بالآخر
اور دنیا کے مظلوموں کو ظالم سے ملے گا چھٹکارا
”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا“

طاقت کے نشے میں چُور ہیں جو انسان کہاں حیوان ہیں وہ
اس دورِ مصیبت کے بانی، فرعون ہیں وہ ہامان ہیں وہ
اک سیلِ تعصّب میں ڈوبے دجال ہیں وہ شیطان ہیں وہ
بس حکمِ خدا کی دیر ہے سب ہو جائیں گے پارہ پارہ
”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا“

وہ قرنا گونجنے والا ہے بجنے کو ترانہ آخری ہے
یہ ساتواں دور ہے دنیا کا جو ایک زمانہ آخری ہے
دنیا میں جبر و ظلم کا یہ اک تانا بانا آخری ہے
اللہ کے پیارے دیکھیں گے تقدیرِ خدا کا نظارہ
”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا“

یہ لہو و لعب اور شیطانی، اللہ کو کبھی منظور نہیں
اتلاف یہ نسلِ انسانی اللہ کو کبھی منظور نہیں
بے راہ روی نافرمانی اللہ کو کبھی منظور نہیں
انجام بھی اک دن دیکھے گا انسان جو ہوگا آوارہ
”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا“

یہ دنیا آنی جانی ہے اک ذات وہی لافانی ہے
جب اس کا بلاوا آئے گا ہر چیز یہیں رہ جانی ہے
تم رختِ سفر کو باندھ رکھو بس کچھ دن کی مہمانی ہے
انسان کی ہے اوقات ہی کیا اک بےبس جان ہے بیچارہ
”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا“

پُرسوز دعائے مردِ خدا جب عرشِ بریں پر جائے گی
شدّاد ملائک کو اپنے ہمراہ زمیں پر لائے گی
”بالآخر مرے مولیٰ کی تقدیر ہی غالب آئے گی“
پھر اوجِ فلک پر چمکے گا بس دینِ محمدؐ کا تارا
”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا“

لکھا ہے ظفرؔ تقدیروں میں اسلام ہی غالب آئے گا
انسان زمانے کا اس کی تعلیم کو جب اپنائے گا
رحمان خدا بھی دنیا پر تب نظر کرم فرمائے گا
پھر ایک ہمارے مولا کا ہر سمت بجے گا نقارا
”سب ٹھاٹھ پڑا رہ جاوے گا جب لاد چلے گا بنجارا“

مکرم مبارک احمد ظفرؔ صاحب لندن

مرحومہ سلیمہ بیگم بھٹی صاحبہ کا ذکرِ خیر

بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اَے دِل تُو جاں فِدا کر

مکرم رشید احمد بھٹی صاحب سابق معلم وقف جدید

میری اہلیہ محترمہ سلیمہ بیگم بھٹی صاحبہ مختصر علالت کے بعد مورخہ 4 ر نومبر 2022ء ، بروز جمعہ شام ساڑھے چھ بجے بقضائے الٰہی مالک حقیقی سے جا ملیں ۔اِنَّـا لِلّٰهِ وَ اِنَّـآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔

بوقتِ وفات موصوفہ کی عمر 79 سال تھی ۔ کینیڈا میں (کلائن برگ) اپنے بچوں کے ہمراہ رہ رہی تھیں۔ نیز کافی عرصہ اپنے بیٹے وسیم احمد بھٹی کے ہمراہ جرمنی بھی رہی ہیں ۔مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ اور کلائن برگ ، نیشنل قبرستان میں آسودۂ خاک ہیں۔

مورخہ 6/ نومبر 2022ء بروز اتوار بعد نماز عشاء مکرم مولانا ہادی علی چوہدری صاحب مربی سلسلہ و نائب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مورخہ 8/ نومبر 2022ء بروز منگل دن بارہ بجے تدفین ہوئی۔قبر تیار ہو جانے کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف کے ارشاد کی تعمیل پر خاکسار نے دعا کروائی۔

مرحومہ نیک ، صالحہ اور بہت ہی متوکل تھیں۔ وقف میں جس قدر ہمیں الاؤنس ملا ، بہت احسن طریق سے اُس میں گزارہ کیا۔ کبھی کوئی مطالبہ یا شکوہ نہیں کیا تھا۔جس سے مجھے تبلیغ میں وافر وقت مل جاتا۔ اللہ تعالیٰ نے تبلیغ میں برکت بھی ڈالی اور بہت کامیابی بھی عطا فرمائی۔الحمدللہ

مرکز (وقفِ جدید)کی طرف سے میری پہلی تقرری سندھ مٹھی میں ہوئی جو ان دنوں تھر پارکر ایک تحصیل تھی ۔ بعد میں یہ ضلع بھی بن گئی ۔ میں نے تقرری کے دوران بچے اپنے ہمراہ رکھے جس سے جماعتوں میں اچھا تاثر رہا۔مٹھی میں اکثر کچے تربوز اور جھنڈ درخت کی پھلیوں کا سالن بنا کر کھایا۔موسم میں سبزی مل جاتی تھی لیکن وہ تو پیسوں سے ملتی تھی جو میرے پاس نہیں تھے۔

اپنی کم آمدنی کے پیش نظر میں ایک کلو ڈالڈا گھی اپنی مرحومہ بیوی کو لا کر دیتا تھا اور درخواست ہوتی تھی کہ اس میں مہینہ گزارنا ہے ۔الحمد للہ ایسا کئی ماہ بلکہ کئی سال تک ہوتا رہا۔ گھر میں دودھ لانے اور گوشت کا تو سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا۔ معلمین کے لئے جہاں جہاں سینٹر مقرر تھے وہاں تو وقفِ جدید کے لئے کوئی مشن ہاؤس نہ تھا۔ میری جہاں بھی تقرری ہوئی وہاں ایک کمرہ کا کچا گھر ملا۔ ایک چار دیواری ہوتی تھی۔ گھر کی باقی ضروریات باورچی خانہ وغیرہ ندارد۔

میری مرحومہ بیوی اور خاکسار مل کر مکان کی گارے مٹی سے لپائی کر رہے ہیں۔ کم آمدن کی وجہ سے ایک عرصہ تک کچے رنگ کے سستے کپڑے اور چپل ہلکی والی استعمال کی۔اس کے باوجود میری اہلیہ صاحبہ نے کبھی کسی قسم کا بھی مطالبہ نہیں کیا جس سے گھر میں بہت سکون تھا۔نیکیوں میں سکون سے گزرا ہوا وقت زیادہ یاد آتا ہے۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں فوت ہونے کا افسوس نہ کرو۔ بلکہ جدائی کا افسوس کرو۔فوت تو ہم سب نے ہونا ہے۔

سفر میں سامان یعنی زادِ راہ ،تقویٰ ہی سب سے بہتر ہے ۔ نہ کپڑوں کا فکر ، نہ کھانے پینے کا فکر ، نہ ٹھہرنے کے لئے مکان کی ضرورت ۔ نہ ڈر کہ سامان چوری ہو جائے گا ، نہ خوف وخطر۔ وقف بھی کیا مزے کی زندگی ہے اور اگر زندگی کا ساتھی اچھا مل جائے تو نورٌعلیٰ نور ہی ہو جاتا ہے۔

مجھے اپنی اماں مرحومہ کا وقت بہت یاد آتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے آمین!جب سے ہوش سنبھالا اور شادی کے بعد جب سے وقف کیا،وہ وقت بھی بہت یاد آتا ہے۔ نہ میری ماں نے نہ ہی میری اہلیہ نے کبھی کہا وہ کھانا پڑا ہوا ہے جاؤ کھالو۔ بڑے پیار سے اور محبت سے تازہ گرما گرم کھانا جو رچتا بستا تھا، پیش کرتے رہے۔ جماعتی دورہ جات کے لئے بھی گھر سے جلدی جانا ہوتا تھا۔ اور واپسی شام کو دیر سے ہوتی تھی ۔لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے تازہ کھانا ہی ملتا رہا۔

میری اہلیہ مالی تنگی کے باوجود مہمان نواز تھیں ۔ جب بھی کوئی مہمان آیا گھر میں خوش ہوتی تھیں جو حاضر ہوتا وہی ہم پیش کر دیتے تھے۔مہمان نوازی ایک اعلیٰ خلق ہے جو ایک کامیاب مبلغ کے لئے بہت ضروری ہے۔

مہمان نوازی میں بھی میری مرحومہ اہلیہ کا تعاون مثالی رہا ہے ۔صرف ایک واقعہ عرض خدمت ہے ۔ ایک دفعہ دو بسوں میں مقامی اور قریب کی جماعت کے افراد (مرد عورتیں) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات کے لئے ربوہ گئے واپسی میں دیر ہوگئی ۔ پندرہ سے بیس مرد عورتیں تھیں جو بسوں سے اُترے اور اپنے اپنے گھروں میں چل دیئے اور باقی پندرہ سے بیس مرد اور خواتین مہمان بن کر میرے دروازے پر آحاضر ہوئے ۔ میں نے مسجد کا اوپر کا حصہ کھول دیا۔ مسجد دومنزلہ تھی ۔ صفیں موجود تھیں جو نیچے بستر یعنی بچھونے کا کام دے گئیں۔موسم قدرے سرد تھا۔ میں نے گھر سے سب بستر مسجد پہنچا دیئے اور کہا کھانا آجاتا

ہے کھا کر سونا ۔ میں نے گھر میں ساری صورت حال اپنی بیوی (مرحومہ) کو بتا دی ۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے میری بیوی گھر کے کام کاج میں بہت تیز تھیں۔ کھانا تیار ہوا مہمانوں کو کھلایا اور وہ سو گئے۔

اس رات میں، میری بیوی اور بچے بغیر بستروں کے سوئے ۔ الحمدللہ! وقت جیسا تیسا بھی تھا گزر گیا۔

اسی طرح صبح کا پروگرام بھی رات ہی بنا لیا ۔ صبح جلد اٹھ گئے۔ میری بیوی نے نماز ادا کی۔ قرآن پڑھا اور کھانے کا انتظام شروع کر دیا ۔ پروگرام تھا مہمانوں کو پراٹھے کھلاتے ہیں۔ میں مسجد میں نماز پڑھنے چلا گیا ۔ نماز ادا کی۔ قرآن تفسیر صغیر کا درس دیا۔ جیسے ہی درس ختم ہوا تو اکثر مقامی احباب کو رات والے مہمانوں کے کھانے اور ٹھہرانے کے بارہ میں فکر ہوا۔ مجھ سے پوچھا کہ رات والے مہمانوں کا کیا بنا۔ میں نے رات کے انتظام کا انہیں بتا دیا۔

میں نے مزید کہا ان کا ناشتہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آنے ہی والا ہے ۔ مقامی احباب نے اپنے آپ پر افسوس کا اظہار کیا، مجھ سے بہت معذرت کی اور مہمانوں کے دونوں وقت کے کھانے کی قیمت بضد ہو کر ادا کرنی چاہی۔ کھانے کی قیمت لینے کا تو سوال ہی نہیں تھا، میں اور میری اہلیہ بہت خوش تھے کہ خدا نے ہمیں مہمانوں کی خدمت کا موقعہ دیا۔ اگر میری اہلیہ تعاون نہ کرتیں تو میں رات کے وقت اور صبح نماز کے وقت ناواقف مہمانوں کو کیسے کھانا کھلا سکتا تھا۔ سچ تو یہ ہے ہر مرد کی کامیابی میں عورت کا ہاتھ ضرور ہوتا ہے۔ آنحضرت صلی علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں مہمان رزق لے کر آتا ہے اور جاتے ہوئے برکتیں چھوڑ کر جاتا ہے۔ یہ خوش قسمتی ہے کہ مہمان آئے اور میزبان کو خدمت کا موقعہ ملے ۔ اور اللہ تعالیٰ اس کی خدمت کو قبول فرمالے ۔ میری اہلیہ مرحومہ صفائی پسند، سلیقہ شعار، مہمان نواز، گھر گرستن، ہمدرد، غریب پرور، باہمت، حوصلہ مند، صلح جو، محنتی، جفاکش، نماز کی پابند ۔ وقت پر چندہ ادا کرنے والی خاتون تھیں ۔ اجلاسوں میں شوق سے شمولیت کرتیں۔ بچوں سے بے پناہ محبت تھی، ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا۔ گھر کا ماحول زندگی بھر بہت پرسکون رکھا۔ الحمدللہ ۔

مرحومہ کی وفات کا سن کر بہت سے دوست، احباب، مرد، عورتیں تعزیت کے لئے ہمارے بیٹے عزیزم کلیم احمد بھٹی سلمہ کے گھر آئے خاکسار خود بھی وہاں موجود رہا۔ نیز ہمارے دوسرے بیٹے اور بیٹیوں کے گھر بھی احباب تعزیت کے لئے تشریف لائے۔

کینیڈا، جرمنی، پاکستان، ملائیشیا، آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ سے تعزیت کے فون آئے۔

خاکسار اور خاکسار کے بیٹے اور بیٹیاں سب احباب جماعت، مردوں، عورتوں کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ اس غم کی گھڑی میں ہمارے ساتھ برابر شریک ہوئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزا۔ نیز قارئین کرام سے مرحومہ کی مغفرت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے

صحبت میں بڑا اشرف ہے۔ اس کی تاثیر کچھ نہ کچھ فائدہ پہنچا ہی دیتی ہے۔ کسی کے پاس اگر خوشبو ہو تو پاس والے کو بھی پہنچ ہی جاتی ہے۔ اسی طرح پر صادقوں کی صحبت ایک روح صدق کی نفخ کر دیتی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ گہری صحبت نبی اور صاحب نبی کو ایک کر دیتی ہے۔

(ملفوظات۔ جلد 8، صفحہ 315، ایڈیشن 1984ء)

وہ جو ایک مانگیں ہزار دے

نئے سال میں اے مرے خدا
تری رحمتوں کی چلے ہوا
یہ جو تیرگی ہے فضاؤں میں
یہ جو تشنگی ہے ہواؤں میں
یہ جو سال گزرا بلاؤں میں
یہ کمی تھی میری وفاؤں میں
انہیں دُور کر دے مرے خدا
تری رحمتوں کی چلے ہوا
یہ عجیب طرح کا سال تھا
کہیں سانس لینا محال تھا
کہیں شہر شہر وبال تھا
کوئی ملک رُو بہ زوال تھا
نئے سال میں اے مرے خدا
سبھی مشکلوں سے ہمیں بچا
مرے دوستوں کو بہار دے
سبھی کام ان کے سنوار دے
انہیں صبح و شام قرار دے
وہ جو ایک مانگیں ہزار دے
نئے سال میں اے مرے خدا
تو قبول کر لے مری دعا
کوئی شام شامِ الم نہ ہو
کوئی آنکھ درد سے نم نہ ہو
کوئی ڈر نہ ہو کوئی غم نہ ہو
ترا رحم ہو کبھی کم نہ ہو
نئے سال میں اے مرے خدا
تو کرم کو اپنے بڑھائے جا

(مکرم مرزا محمد افضل صاحب۔ کینیڈا)

بقیہ از حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بحیثیت ذوالقرنین

اسی طرح کتاب ”اَلصَّافِیْ فِیْ تَفْسِیْرِ الْقُرْآنِ“ (جلد 4۔ ناشر دار الکتب الاسلامیۃ) میں بھی ذوالقرنین کا ذکر کر کے لکھا ہے ” وَ فِیْکُمْ مِثْلُہٗ“ کہ تم میں بھی (یعنی امّت مسلمہ میں بھی) اس کی مثل ہوگا۔

پس مثیل ذوالقرنین تمام تر پیشگوئیوں کے مطابق اس دَور میں ظاہر ہوا اور اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی طور پر اس میں ذوالقرنین والی صفات اور فتوحات ظاہر ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ دینِ محمدی کے غلبہ کے لئے فتوحات میں وسعتیں پیدا کرتا چلا جارہا ہے اور وہ اپنی غالب تقدیر کو نافذ فرما رہا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

نیز اللہ تعالیٰ کی یہ غالب تقدیر نافذ ہو کر یہ بھی ثابت کر چکی ہے کہ اس ضمن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان آیات کی جو تعبیر اور تفسیر بیان فرمائی ہے، وہی حق ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذٰلک

***

”اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی اور شیطان اُن پر غالب نہیں آئے گا۔ اور شیطانی گروہ اُن پر غلبہ نہیں کرے گا۔ اُن کی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔“

(براہین احمدیہ، حصہ پنجم۔ روحانی خزائن، جلد 21، صفحہ 314)

بقیہ از رمضان شریف کے مبارک ایام میں مالی قربانیوں کی تحریک

لازمی چندہ جات کی ادائیگی

لازمی چندوں کے بارہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ 28/مئی 2004ء میں فرمایا:

”یہ بھی یاد رکھو کہ جو تم خرچ کرتے ہو اور جتنا تم بجٹ لکھواتے ہو اور جتنی تمہاری آمدن ہے یہ سب اللہ خوب جانتا ہے۔ اس لئے اس سے معاملہ ہمیشہ صاف رکھو۔ نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ سے حاصل کرنے کے لئے اپنی تشخیص صحیح کرواؤ اور ادائیگیاں بھی صحیح رکھو تا کہ تمہاری حالت بہتر ہو اور تم نیکیوں میں ترقی کرسکو۔“

(خطباتِ مسرور۔ جلد 22، صفحہ 357)

چندہ عام یا وصیت اور چندہ جلسہ سالانہ لازمی چندہ جات ہیں۔ ان چندہ جات کی بابرکت تحریک خود سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام نے جاری فرمائی ہے۔

چندہ جلسہ سالانہ

بعض دوست چندہ جلسہ سالانہ ہر ماہ باقاعدگی سے ادا نہیں کرتے۔ یاد رہے کہ یہ حصہ آمد یا چندہ عام ادا کرنے والوں کے لئے سالانہ آمد کا 1/120 حصہ یا ایک ماہ کی آمد کا دسواں حصہ ہوتا ہے۔

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں اس بابرکت مہینہ میں صدقہ وخیرات اور دیگر مالی قربانیاں کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اموال اور نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین

بقیہ از رمضان المبارک کی اہمیت و برکات

بلکہ یہ ترتیب اس طرف توجہ دلا رہی ہے کہ نمازوں کی پانچ وقت روزانہ ادائیگی اپنے حصار میں لئے ہوئے ساتویں دن جمعہ میں داخل کر کے جمعہ کی برکات سے حصہ دلائے گی۔ اور سال بھر کے جمعے رمضان میں داخل کرتے ہوئے رمضان المبارک کے فیض سے فیضیاب کریں گے۔ روزانہ کی پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ کے حضور عرض کریں گی کہ یہ تیرا بندہ تیرے خوف اور تیری محبت کی وجہ سے بڑے گناہوں سے بچتے ہوئے پانچ وقت تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ ہر جمعہ عرض کرے گا کہ تیرا یہ بندہ سات دن اپنے آپ کو بڑے گناہوں سے بچاتے ہوئے جمعہ کے دن جس میں تیرے پیارے نبی ﷺ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ اس میں ایک قبولیت دعا کا لمحہ بھی آتا ہے۔ (صحیح البخاری۔ کتاب الدعوات، حدیث 6400) اپنی دعاؤں کی قبولیت کی آرزو لے کر تیرے حضور حاضر ہوتا رہا۔ رمضان کہے گا کہ اے خدا! یہ بندہ رمضان کا حق ادا کرنے کے بعد گناہوں سے بچتے ہوئے اور نیکیاں بجالاتے ہوئے اس رمضان میں اس امید پر داخل ہوا کہ تو اسے بھی اپنی رحمت، بخشش اور آگ سے بچانے کے عشروں سے فیضیاب کرے گا۔“

https://www.alislam.org/khutba/2017-06-23

دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں رمضان شریف کی اہمیت کو سمجھنے کی اور اس کی جملہ برکات سے کماحقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

ملتا ہے وہ اُسی کو جو ہو خاک میں مِلا! ظاہر کی قیل و قال بھلا کس حساب میں (درِ ثمین اردو)

اعلانات برائے دعائے مغفرت

احباب جماعت سے گزارش ہے کہ گزٹ میں شائع کروانے کے لئے اعلانات جلد از جلد لکھ کر بھجوایا کریں۔نیز اعلانات مختصر مگر جامع اور مکمل ہوں۔براہِ کرم اپنا مکمل پتہ اور ٹیلی فون نمبر یا سیل نمبر ضرور لکھیں۔

مکرم چوہدری ریاض الدین احمد گوندل صاحب

27/نومبر 2023ء کو مکرم چوہدری ریاض الدین احمد گوندل صاحب مسس سا گا جماعت 78 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

یکم/دسمبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز جمعہ کے بعد مکرم ملک لال خاں صاحب امیر جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔اور اس کے فوراً بعد تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم امیر صاحب نے ہی دعا کرائی۔موسم کی خرابی کے باوجود ان کی تجہیز وتکفین میں کثیر تعداد میں احباب جماعت کے علاوہ غیر از جماعت دوستوں اور امریکہ سے مرحوم کی ہمشیرہ محترمہ آصفہ بشیر چوہدری صاحبہ نے شرکت کی۔

مرحوم ،حضرت قاضی نذیرحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسے اور مکرم چوہدری محمد الدین صاحب مرحوم کے صاحبزادے تھے جو ایک لمبا عرصہ بڈھال ،سیالکوٹ میں صدر جماعت رہے۔مکرم ریاض الدین احمد گوندل صاحب نہایت مخلص احمدی تھے۔ نیک ، صالح، صوم و صلوٰۃ کے پابند، ملنسار، ہمدرد اور خیرخواہ تھے ۔ انہیں پاکستان میں مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔کینیڈا میں مانٹریال اور مالٹن میں پرجوش داعی الی اللہ رہے۔سماجی اور فلاحی کاموں میں حصہ لینے کی وجہ سے ملنے جلنے والوں کا حلقہ احباب وسیع تھا۔مرحوم کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں تین بیٹے مکرم معین الدین چوہدری صاحب اورنج ویل ، مکرم مبین الدین چوہدری صاحب ، مکرم مغیث الدین چوہدری صاحب، دو بیٹیاں محترمہ فائزہ چوہدری صاحبہ ، محترمہ فرح چوہدری صاحبہ بریڈفورڈ، دو بھائی مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب گوندل شعبہ تبلیغ جماعت احمدیہ کینیڈا اور مکرم چوہدری افتخار احمد صاحب بریمپٹن اور ایک ہمشیرہ محترمہ تنویر کوثر صاحبہ امریکہ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم محبوب احمد صاحب

7/دسمبر 2023ء کو مکرم محبوب احمد صاحب ٹرانٹو ویسٹ جماعت 68 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

9/دسمبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم خالد احمد منہاس صاحب مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے فوراً بعد تین بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم منہاس صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے ۔ مخلص احمدی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ملنسار، غریب پرور، ہمدرد اور خیرخواہ تھے ۔ قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کیا کرتے تھے۔ بچوں کی تربیت پر خصوصی توجہ دی ۔ کوٹلی آزاد کشمیر میں لمبا عرصہ سیکرٹری تحریک جدید رہے اور یہاں شعبہ ضیافت جماعت احمدیہ کینیڈا کے مستعد اور مخلص رضا کار تھے۔مرحوم کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ محترمہ غزالہ نسرین صاحبہ ، ایک بیٹا موددو احمد صاحب ٹرانٹو ویسٹ، دو بیٹیاں محترمہ نعیمہ تحسین صاحبہ اہلیہ مکرم عامر وجاہت داؤد صاحب لندن ساؤتھ ، محترمہ رابعہ نگین صاحبہ ٹرانٹو ویسٹ ، ضعیف العمر والد محترم عبدالعزیز کھوکھر صاحب پاکستان ، ایک بھائی مکرم معروف احمد صاحب ٹرانٹو ویسٹ، تین بہنیں محترمہ نصرت عزیز صاحبہ ، محترمہ ناصرہ عزیز صاحبہ ، محترمہ مبارکہ عزیز صاحبہ پاکستان یادگار چھوڑی ہیں۔

عزیزم نائل سلطان احمد

22/ دسمبر 2023ء کو عزیزم نائل سلطان احمد ابن مکرم نوشاد احمد صاحب و محترمہ بشریٰ قدسیہ صاحبہ آف بریمپٹن ایسٹ جماعت 4 سال کی عمر میں وفات پا گئے ۔ اِنّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

27/دسمبر 2023ء کو بارہ بجے سے دو بجے تک ایوان طاہر میں عزیزم نائل سلطان احمد کا چہرہ دکھایا گیا۔ جس میں کثیر تعداد میں احباب وخواتین کے علاوہ معصوم بچے کے سکول کے اساتذہ کرام نے شرکت کی۔ نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم امتیاز احمد سرا صاحب مربی سلسلہ ریجنل نے اس معصوم بچے کی اچانک وفات کی تفصیلات بیان کیں۔مکرم مولانا عبدالرشید انور ؔصاحب مشنری انچارج جماعت احمدیہ کینیڈا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور تین بجے نیشول قبرستان میں تدفین ہوئی ۔ اور مکرم مولانا صاحب موصوف نے دعا کرائی ۔ بارش اور سردی کے باوجود کثیر تعداد میں احباب جماعت نے شرکت کی۔ نیز تجہیز وتکفین میں جرمنی، سیسکاٹون، ونڈسر، لندن

انٹاریو، ہملٹن سے اعزاواقارب نے شمولیت کی۔ مسلسل کئی روز تک مرحوم کے گھر پر تعزیت کرنے والوں کا تانتا بندھا رہا۔

عزیزم نائل سلطان احمد اپنی معصومیت میں اپنے والدین کے ساتھ ایم ٹی اے پر خطبات جمعہ کے مواقع پر حضور انور کی تصویر کو خوب غور سے دیکھتے۔ قریب پڑے ہوئے رسالہ الوصیت کے ورق الٹتے پلٹتے تھے۔ کارٹون دیکھنے کی بجائے ایم ٹی اے کے پروگراموں میں خاص طور پر قصیدہ اور نظموں میں دلچسپی لیتے تھے۔

مرحوم نے پسماندگان میں والد نوشاد احمد صاحب، والدہ محترمہ بشریٰ قدسیہ صاحبہ، دادی محترمہ سعیدہ اقبال صاحبہ، نانا مکرم امتیاز الحق صاحب، نانی محترمہ سہیلہ سید صاحبہ، دو بھائی عزیزم میکائیل منصور احمد، عزیزم جہان مہدی احمد بریمپٹن ایسٹ یادگار چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین

مکرم محمود احمد ناصر صاحب

26/ دسمبر 2023ء کو مکرم محمود احمد ناصر صاحب مسس ساگا جماعت 74 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

28/ دسمبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے فوراً بعد تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم اسفند سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم، جید عالم، نیک، صالح اور دعا گو بزرگ مکرم حافظ مبارک احمد صاحب، استاذ مدرسہ احمدیہ قادیان کے چھوٹے صاحبزادے تھے۔ آپ نصرت جہاں سکیم کے تحت نائیجیریا میں تعلیم و تدریس سے وابستہ رہے۔ اس کے بعد کینیڈا آ گئے۔ جلسہ سالانہ کے مواقع پر مسجد بیت الاسلام کے گرد و نواح میں بڑے شوق سے پھولوں سے تزئین وزیبائش کی خدمات بجالاتے۔ احمدیہ ابوڈ آف پیس میں زعیم انصار اللہ خدمات بجالاتے رہے۔ خوش الحان تھے تلاوت قرآن کریم اور نظمیں پڑھا کرتے تھے۔ شاعری سے بھی شغف تھا۔ نہایت مخلص احمدی تھے۔ نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، ملنسار، خوش مزاج، دوستوں میں ہر دل عزیز، مقبول اور ہمدرد اور خیرخواہ تھے۔ مرحوم کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں اہلیہ ریحانہ محمود صاحبہ، ایک بیٹا مکرم حسان طیب محمود صاحب، دو بیٹیاں محترمہ روبینہ سارہ محمود صاحبہ، محترمہ نادیہ مریم محمود صاحبہ مسس ساگا، دو بھائی مکرم شریف احمد صاحب اور مکرم مسعود احمد صاحب بریمپٹن یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم، مکرم زاہد مسعود صاحب لوکل امیر بریمپٹن ایسٹ کے چچا تھے۔

محترمہ بشریٰ منصور چوہدری صاحبہ

26/ دسمبر 2023ء کو محترمہ بشریٰ منصور چوہدری صاحبہ اہلیہ مکرم منصور احمد کاہلوں صاحب مرحوم مسس ساگا جماعت 84 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

28/ دسمبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مربی سلسلہ مسس ساگا نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے فوراً بعد تین بجے بریمپٹن میموریل گارڈن قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم اسفند سلیمان احمد صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحومہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم ماسٹر چوہدری غلام رسول صاحب، دار الحمد لاہور ہاسٹل کے سپرنٹنڈنٹ کی صاحبزادی تھیں۔ مرحومہ نیک، صالحہ، صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کرنے والی دعا گو خاتون تھیں۔ انہوں نے شوہر کی وفات کے بعد بڑی محنت اور لگن کے ساتھ اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم و تربیت کی۔ مرحومہ کا خلافت کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔

مرحومہ نے پسماندگان میں دو بیٹے مکرم محمود لطیف کاہلوں صاحب، مکرم چوہدری مشہود احمد کاہلوں صاحب مسس ساگا، دو بیٹیاں محترمہ مبارکہ عارف چوہدری صاحبہ بریمپٹن ویسٹ، محترمہ صائمہ رشید چوہدری صاحبہ کویت یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم بشیر محمود چیمہ صاحب

28/ دسمبر 2023ء کو مکرم بشیر محمود چیمہ صاحب بیری ساؤتھ جماعت 91 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

30/ دسمبر 2023ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مسس ساگا مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے فوراً بعد تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم بلال احمد بھٹی صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ اور جماعت احمدیہ کینیڈا کے ابتدائی لوگوں میں سے تھے۔ آپ نہایت مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد و خیرخواہ تھے۔ راولپنڈی میں قائد خدام الاحمدیہ خدمات انجام دینے کی توفیق ملی۔ یہاں شروع سے ہی مشن ہاؤس میں اور وان جماعت میں بھی خدمات بجالانے کی توفیق ملی۔ لمبا عرصہ دار القضا کینیڈا سے وابستہ رہے۔ خدمت خلق کا بہت شوق تھا۔ نظام جماعت اور خلافت سے بڑے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بیٹا مکرم عبدالسمیع چیمہ صاحب بیری ساؤتھ، چار بیٹیاں محترمہ بشریٰ تنویر صاحبہ ملٹن ایسٹ، محترمہ منیرہ مرزا صاحبہ بریمپٹن، محترمہ آنسہ شیخ صاحبہ بیری ساؤتھ، محترمہ ناہید رحمٰن شیخ صاحبہ

مسس ساگا، دو بھائی مکرم ظفر محمود چیمہ صاحب پاکستان، مکرم طاہر خالد چیمہ صاحب آٹوا ایسٹ، چار بہنیں محترمہ نصرت گھمن صاحبہ مارکھم، محترمہ ارشاد فاطمہ صاحبہ ملٹن ویسٹ، محترمہ ممتاز فاطمہ صاحبہ بیری ساؤتھ اور محترمہ طاہرہ وڑائچ صاحبہ ڈرہم ویسٹ یادگار چھوڑی ہیں۔

مکرم چوہدری ناصر احمد کاہلوں صاحب

28/ دسمبر 2023ء کو مکرم چوہدری ناصر احمد کاہلوں صاحب ابن مکرم چوہدری محمد نواز کاہلوں صاحب ڈلم ضلع سیالکوٹ 96 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

29 دسمبر کو نماز جمعہ کے بعد مرحوم کی نماز جنازہ غائب مسجد بیت الاسلام میں مکرم مولانا عبد الرشید انور صاحب مشنری انچارج نے پڑھائی۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نہایت مخلص، نیک، صالح، صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، خلیق، ملنسار، ہمدرد و خیرخواہ تھے۔ آپ کو لمبا عرصہ اپنی جماعت ڈلم ضلع سیالکوٹ میں سیکرٹری مال اور صدر کی حیثیت سے خدمات انجام دینے کی توفیق ملی نظام جماعت اور خلافت سے بڑے اخلاص کا گہرا تعلق تھا۔

مرحوم نے پسماندگان میں ایک بھائی مکرم چوہدری منور احمد کاہلوں صاحب، ایک بہن محترمہ ناصرہ ممتاز صاحبہ کے علاوہ بیوہ اور پانچ بیٹے مکرم نعیم احمد کاہلوں صاحب، مکرم وسیم احمد کاہلوں صاحب، مکرم ندیم احمد کاہلوں صاحب جرمنی، مکرم سلیم احمد کاہلوں صاحب پاکستان، مکرم کلیم ناصر کاہلوں صاحب مالٹن، تین بیٹیاں محترمہ ناہید ناصر صاحبہ، محترمہ بشریٰ آفتاب صاحبہ پاکستان، محترمہ روبینہ ناصر صاحبہ زوجہ مکرم محمد قربان الٰہی صاحب نیاگرا فال یادگار چھوڑے ہیں۔ مکرم چوہدری ناصر احمد کاہلوں صاحب مرحوم، محترمہ حمیدہ مبارکہ چوہدری صاحبہ زوجہ مکرم نظیف چوہدری صاحب وڈبرج کے تایاجان تھے۔

محترمہ نسیم اختر صاحبہ

مکرم مولانا نوید احمد عادل صاحب امیر ومشنری انچارج لائبیریا مغربی افریقہ تحریر کرتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مکرم حبیب اللہ کاہلوں صاحب (گھٹیالیاں خورد ضلع سیالکوٹ) مؤرخہ 30/دسمبر 2023ء کو بقضائے الٰہی بعمر 77 سال ربوہ میں وفات پاگئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

مؤرخہ 31/دسمبر کو آپ کی نماز جنازہ مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح و ارشاد دعوت الی اللہ و مفتیٔ سلسلہ نے بعد از نماز مغرب مسجد مبارک میں پڑھائی۔ آپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں اور ان کی تدفین بہشتی مقبرہ دارالفضل میں عمل میں آئی۔ تدفین کے بعد مکرم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے ہی دعا کروائی۔

مرحومہ مکرم حافظ سعید احمد صاحب کاہلوں استاذ جامعہ احمدیہ ربوہ، مکرم مجیب احمد صاحب کاہلوں مربی سلسلہ اور مکرم حافظ جلیل احمد صاحب کاہلوں معلم سلسلہ کی والدہ تھیں۔ نیز مکرم طاہر خلیل صاحب معلم سلسلہ کی خوش دامن تھیں۔

مکرم عاطف منیر صاحب

29/ دسمبر 2023ء کو مکرم عاطف منیر صاحب ملٹن ایسٹ جماعت 29 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔

یکم/جنوری 2024ء کو مسجد بیت الحمد مسس ساگا میں نماز ظہر وعصر کے بعد مکرم آصف احمد خاں مجاہد صاحب مسس ساگا مربی سلسلہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور اگلے روز 2 جنوری کو تین بجے نیشنل قبرستان میں تدفین ہوئی اور مکرم یاسر ناصر صاحب مربی سلسلہ نے دعا کرائی۔

مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک، صالح، ملنسار اور مستعد نوجوان تھے۔ چک 46 ضلع سرگودہا میں فٹ بال ٹیم کے کیپٹن تھے۔ نظام جماعت اور خلافت سے تعلق تھا۔

پسماندگان میں بیوہ محترمہ طوبیٰ سعدیہ صاحبہ، ایک بھائی مکرم سلمان منیر صاحب اور والد محترم محمد منیر صاحب اور والدہ محترمہ صغریٰ سلطانہ صاحبہ شامل ہیں۔ والدین کے لئے جوان بیٹے کی وفات شدید صدمہ کا باعث ہے۔

ادارہ مذکورہ بالا مرحومین کے تمام پسماندگان سے دلی تعزیت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ ان مرحومین کے جملہ لواحقین اور عزیزوں کو صبر جمیل بخشے۔ اور اُن کی نیکیوں اور خوبیوں کو جاری و ساری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اُن کے ساتھ مغفرت اور بخشش کا سلوک فرمائے۔ آمین۔

اللہ کا ذکر قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے

”قرآن سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ایسی شئے ہے جو قلوب کو اطمینان عطا کرتا ہے۔ جیسا کہ فرمایا اَلَا بِذِکۡرِ اللّٰہِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ (الرعد:29) پس جہاں تک ممکن ہو ذکر الٰہی کرتا رہے اسی سے اطمینان حاصل ہوگا۔ ہاں اس کے واسطے صبر اور محنت درکار ہے۔ اگر گھبرا جاتا اور تھک جاتا ہے تو پھر یہ اطمینان نصیب نہیں ہوسکتا۔“ (ملفوظات جلد 7 صفحہ 312-311، ایڈیشن 1984ء)